SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Sunday February 1, 1987.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ
اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ
تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ
مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾

ترجمہ : جو لوگ خدا کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ اس تجارت کے فائدے کے امیدوار ہیں جو کبھی بھی تباہ نہیں ہو گی کیونکہ خدا ان کو پورا پورا بدلہ دے گا اور اپنے فضل سے زیادہ بھی دے گا وہ تو بخشنے والا اور قدر دان ہے اور یہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے بر حق ہے اور ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں بیشک خدا اپنے بندوں سے خبردار اور ان کو دیکھنے والا ہے۔

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Sunday February 1, 1987.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ
اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ
تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ
مِّنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾

ترجمہ : جو لوگ خدا کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ اس تجارت کے فائدے کے امیدوار ہیں جو کبھی بھی تباہ نہیں ہو گی کیونکہ خدا ان کو پورا پورا بدلہ دے گا اور اپنے فضل سے زیادہ بھی دے گا وہ تو بخشنے والا اور قدردان ہے اور یہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے برحق ہے اور ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں بیشک خدا اپنے بندوں سے خبردار اور ان کو دیکھنے والا ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ پرائیوٹ ممبرز ڈے کی مناسبت سے آج وقفہ سوالات نہیں ہے تو رخصت کی درخواستیں ہی لے لیتے ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری نے چند مصروفیات کی بنا پر ایوان سے یکم فروری کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے' کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب حسن اے شیخ صاحب چند مصروفیات کی بنا پر ایوان میں ۱۸ اور ۱۹ جنوری کو شرکت نہیں کر سکے' اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے' اس کے علاوہ انہوں نے اپنے ضروری ذاتی کام کی بنا پر ایوان سے ۵ تا ۸ فروری کی بھی درخواست کی ہے' کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب حمزو خان پلیجو ذاتی وجوہ کی بنا پر ایوان میں ۱۵ تا ۲۶ جنوری شرکت نہیں کر سکے' اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : نواب زادہ شیخ عمر خان ضروری کام کی بنا پر ایوان میں ۲۹ جنوری کو شرکت نہیں کر سکے' اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے یکم اور دو فروری کے لئے بھی ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب محمد اسحاق بلوچ صاحب ضروری کام کی بنا پر ایوان میں ۲۹ جنوری کو شرکت نہیں کر سکے' اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے اور اس کے علاوہ انہوں نے یکم اور دو فروری کے لئے بھی رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی یہ رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب میر نبی بخش زہری نے ذاتی کام کی بنا پر ایوان سے ۲۹ جنوری سے دو فروری تک رخصت کی درخواست کی ہے' کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب اکرم سلطان صاحب نے چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایوان سے یکم تا چھ فروری رخصت کی درخواست کی ہے' کیا آپ ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

(مداخلت)

PRIVILEGE MOTIONS

جناب چیئرمین : تحاریک استحقاق' موشن نمبر ۸ اور موشن نمبر ۱۷ جناب جاوید جبار اور جناب اکرم سلطان صاحب کے نام پر ہیں' وہ دونوں فی الحال نہیں ہیں دیکھتے ہیں اگر آ گئے.............. ' موشن نمبر ۱۳' مولانا کوثر نیازی صاحب کے نام پر ہے وہ بھی فی الحال نہیں ہیں' موشن نمبر ۱۰' جناب احمد میاں سومرو صاحب۔

(i) *RE:* FAILURE OF THE GOVT. TO BRING A BILL TO REMOVE THE LACUNAS IN THE AMENDING ACT XII OF 1985.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I move that this House do discuss a breach of privilege of the Senate occasioned by the failure of Government to honour its assurance given to this august House in four consecutive sessions to bring forth legislation to rectify the illegalities and lapses occasioned by the amendment Act No. XII of 1985 passed in the first session of this Senate to amend The Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974.

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

If you want to explain it further, then please.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, on the last occasion, you were pleased to defer this to know what was the assurance, whether there were any such assurances etc. Because, I think, the learned Minister for Justice and Parliamentary Affairs did not accept the fact that an assurance was given in this House repeatedly. So, I suppose that must have been examined by you and seen that they are worthy assurances, Sir. Have you examined them, Sir?

Mr. Chairman : I have examined them but I think the Minister has also had an opportunity of examining them. So he can perhaps reply to your privilege motion first before I come to any judgement on it.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Whether he accepts the assurance that has been given?

Mr. Chairman : Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, my statement is not indicating that any assurance was given categorically before the House and I suppose the member will bring forward some record to show that an assurance was given.

Mr. Chairman : Well, the assurances were given in the following terms I have got the record before me. I quote:

جناب احمد میاں سومرو: پوائنٹ آف آرڈر سر، چاروں سیشن میں سابق وزیر عدل و انصاف نے میری پریولیج موشن پر یہ ایشورنس دی تھی کہ میں پریس نہ کروں اور وہ ترمیمی بل پیش کریں گے جو پہلے سیشن میں ممبرز کے مشاہرہ جات و بھتاجات کے بل میں غلطیاں تھیں۔ چار سیشن میں میں نے بریچ آف پریولیج پیش کیا اور ہر ایک بار انہوں نے یہ یقین دہانی کرائی کہ اس سیشن میں لاؤں گا اب نئے منسٹر صاحب پر یہ ذمہ داری آ گئی ہے کیا وہ کوئی یقین دہانی کرا سکتے ہیں اب ایک دن رہ گیا ہے before prorogation اس کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا بتا سکتے ہیں؟

جناب وسیم سجاد: اس سیشن میں تو یقیناً نہیں آ رہی ہیں میں نے پروگرام دیکھا ہے یہ سیشن کل پروروگ ہو جائے گا اور میں یہ کوشش کروں گا کہ یہ جو چیزیں ہیں اور بہت سارا اور بھی کام ہے اور میں کوشش کرتا ہوں کہ قانون سازی کا کام جلد سے جلد ایوان میں لایا جائے اور بہت سی اہم قانون سازی کو بہت جلد ایوان میں لانے کی کوشش کروں گا۔ تو انشاء اللہ اس چیز کا بھی خیال رکھوں گا۔ میں ابھی کوئی پختہ وعدہ نہیں کرتا۔ ابھی مجھے پوری سیریل یا سیریز دیکھنا ہے کہ کون سی زیادہ اہم چیزیں ہیں جن کی زیادہ ضرورت ہے تو میں یہ ساری چیزیں دیکھ لوں گا۔

جناب چیئرمین: جناب وسیم سجاد صاحب میں آپ کی بار بار یہ تعریف نہیں کرتا کہ آپ بہت قابل اور ممتاز وکلاء میں سے ایک ہیں لیکن ایک بات ضرور ہے ہاؤس کے اندر جو وعدے کئے جاتے ہیں۔ کوشش کیجئے کہ یہ بڑے اہم اور ضروری بھی ہیں ان کو پورا کریں۔

جناب وسیم سجاد: انشاء اللہ جی ضرور۔ اب جناب میری درخوست ہے کہ جو رولز صدر کے خطاب کے بارے میں ہیں ہاؤس سے پوچھ لیں تاکہ میں آئندہ اجلاس میں پیش کر سکوں

کیونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو زیر غور ہے اور امید ہے کہ آئندہ اجلاس میں انشاء اللہ پیش کر سکوں گا۔

جناب احمد میاں سومرو : جناب یہ constitutional provision ہے واقعی یہ فاضل دوست خود بھی بڑے وکیل ہیں جب یہ بیک بینچز پر تھے تو انہوں نے سینٹ کے فلور پر آرٹیکل ۵۶ (۴) پر سپورٹ کیا تھا کہ وہ رولز بنائیں

Mr. Chairman: It is a different subject. So this is what the record says.

Now you can proceed.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I consider myself highly fortunate that I made a statement in the terms on which you have very kindly read that statement. I don't think in these circumstances any assurance was given. I only indicated and I told the honourable member that we have to fix our priorities regarding the business of the House and I am unable to give any assurance in this respect. However, as a matter of fact and I have also informed the learned member that a Bill to amend these provisions has been prepared and is under consideration of the Cabinet. It has not yet been approved and again I cannot give an assurance as to when it will be approved but it is before the Cabinet for consideration and a copy of that Bill has already been given to the honourable member so that he can also look at it and if he can suggest any changes in what has already been done, we will also look into that.

Mr. Chairman: Mr. Ahmed Mian Soomro.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, before my learned friend took over the office, these assurances were given and I presume that he being a learned advocate knows that under the Constitution there is such a thing known as joint responsibility, therefore, any assurance given by his predecessor is as good as an assurance given by him. Mere change of portfolios does not mean that the Constitution is in abeyance as far as their joint responsibility is concerned. Not once but in four consecutive sessions his predecessor had assured us that he would bring the Bill at the earliest opportunity and each time I was requested by him not to press the privilege motion. On his assurance and I did so. The mistakes that have been made in the Bill Sir, are so obvious that at some place they work it out per mile and at some place they work it out per kilometer. To come and attend a session they give you economy class but if you go in the middle of the session wherever in the country you are entitled to first class. How ridiculous is it ? If for coming to the

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

session we get economy class we should also get economy class if we travel anywhere else and not first class. So, particularly in relation to the powers that they had derived by adding a new section 14A whereby Government could over rule the provisions of that Act and that Act was made subject to the rules to be framed by the Federal Government, which is against all principles of jurisprudence and on these assurances I have moved this. The learned Minister says that they have framed a Bill, that is correct, he has given me a copy but this is pending in the Cabinet since three or four sessions. What work is there? We hardly find any legislative work being done and where they give an assurance to the House of rectifying their mistakes admitted by them then what is the delay in getting it passed through the Cabinet. I think the Cabinet meets almost once a week or once in a fortnight and if they feel that any assurance given in the House has any respect, has any priority before them, I see no reason why they should delay bringing legislation and rectifying those mistakes.

Mr. Chairman : Thank you. Would you like to say something more Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad : Yes Sir. As I submitted with great respect that an effort is being made, the matter is before the Cabinet, I do not necessarily agree with the honourable member regarding one provision that he has mentioned Sir, in the privileges Act. There is a provision to which he made reference which says "this Act, shall be subject to such rules, instructions, directions etc., that may be made." Now, this provision we find in the Acts regarding Governors, and the Prime Minister, Ministers perhaps even the Speaker and Chairman and this provision is a general provision we have had for such a long time and though as normally the rules are subject to the Act but if the Parliament says 'no' in this particular case, becasue of the day to day functioning because of the difficulties that might be experienced if certain changes are to be made from time to time and the Parliament itself enacts that this Act is going to be subject to certain directions and rules then that is the position, and there is nothing wrong with that. So, on that I don't agree with my honourable friend but as far as other matters are concerned Sir, this is a fact that there were certain problems and we are making efforts to solve them but the question is whether an assurance

was given and as I said, I consider myself fortunate that I made the statement in those terms realising the business before the House in our own priorities. We have now other matters coming up before the House and once this matter is approved this will also come in due course before the House. So, I don't think there has been any breach of any undertaking or privilege. There has been no assurance in those categorical terms and in any case time is not of the essence of the matter as your honour had very kindly ruled in an earlier case that time is not of the essence and therefore even if my predecessor had given some assurances, it would not constitute a breach of privilege as given in Kaul's book on page 237 to which I had the occasion to make reference on earlier occasion also. Thank you.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, before you give your ruling may I respectfully draw your attention to your own decision on this issue in a previous session where you said that in case they did not bring that then I will be constrained to hold the motion in order.

Mr. Chairman : I will refer to that. The honourable member has been laying stress on the fact that these assurances have been given to him four times earlier. I don't have the record of those earlier assurances but the last such assurance was given by Mr. Wasim Sajjad on the 8th of October on a point of order raised by the mover. Now this assurance was to the effect, as I just read out, that he would try that the legislative business is brought in the House as soon as possible and that he would try to bring a number of important legislative proposals in the House that would *Insha Allah* take utmost care but he would not make any positive or definite promise because he had not seen the pending work requiring attention. He will go through the entire business and fix priorities. Now from the above extract as has just been pointed out by Mr. Wasim Sajjad I don't think there was any positive assurance given in the terms of the motion. As to that question of collective responsibility it may be there but let us first refer to the rulings of this House as well as the practice in other Parliaments on this particular issue. I will first refer to a ruling which I had given on a motion which was moved by Maulana Kausar Niazi on the 5th of March, 1986. Now that reads "no question of breach of privilege is involved if an assurance given by a Minister on the floor of the House is not

[Mr. Chairman]

implemented. It does not amount to a breach of privilege nor does it amount to a contempt of the House for the process, (and this is important), for the process of implementation is conditional on a number of factors. In order to constitute a breach of privilege or contempt of the House, it has to be proved that a statement was not only wrong or misleading but it was made deliberately to mislead the House. A breach of privilege could arise only if a member or a Minister made a false or incorrect statement willfully, deliberately and knowingly". Now only recently—I don't remember the date but I have a copy of the ruling before me which was given in another similar case the other day and there I had said that in normal circumstances (after referring to this very ruling which I have read out). I would have adhered to this ruling for the reason that a number of exogenous factors impinge on the implementation stage on the resolution of practically all substantial issues making implementation difficult and uncertain within a rigid time frame given in advance. In the present case, however, the time within which the assurance was to be fulfilled was of the essence and an all out effort should have been made to redeem the same because on it hinge the fate of scores of convicted persons who allegedly are suffering from continued denial of the right of appeal to a competent civilian forum. Now, that privilege motion which was brought on that occasion, stood on an altogether different footing. There indeed time was of the essence but in this we have to judge the intention of the Government as well as of the honourable Minister on the basis of the action taken in this case. He has said that he has submitted a Bill rectifying the past mistakes on this very issue to the Cabinet and it is upto the Cabinet now to decide in what form the Bill should be presented. You know the normal procedure in such cases; there is a meeting of the party, then there is a meeting of the Cabinet, then the Minister have to decide the priority of the business that should be brought before the House which as you would appreciate is all time consuming. So, I don't think there has been any deliberate attempt either to ignore the assurances or to bypass the assurances. Every effort is being made to implement the assurance. This is what I understood from the honourable Minister and in that situation all we can do is to again appeal to him to make further effort to bring this legislation before the House at an early date. But I am afraid it cannot constitute a breach of privilege as such.

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر سر۔ اگر اس نے غلط بیانی کی ہے اور اس کے ساتھ شرط یہ لگا دی کہ وہ " دیدہ دانستہ اور جان بوجھ کر ہو" ...... یہ دیدہ دانستہ اور جان بوجھ کر ہو تو یہ ارادہ اور نیت کی بات ہے اور کسی کے ارادے اور نیت پر ہم مطلع کیسے ہو سکتے ہیں۔ بجز اس کے الفاظ سے اس کا اندازہ لگایا جائے۔ جب اس کے خلاف تصریحات ہوں تو پھر اس کا ارادہ اور نیت اس کے اندر دخیل کرنا میرے خیال میں تصریحات کے خلاف ہے۔ اگر وہ کنایات میں جواب دے رہے ہیں تو صحیح ہے اس کی نیت کا دارومدار ہو گا۔ لیکن اگر کنایہ نہیں ہے تصریح ہے تو پھر اس میں تو ارادہ اور نیت کا دخل نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین : قاضی صاحب! جہاں تک ارادے اور نیت کا تعلق ہے میرے خیال میں کوئی ایسا انسانی فعل نہیں ہے جس میں ارادے اور نیت کا دخل نہ ہو اور ارادے اور نیت کی پہچان کے بھی کوئی طریقے ہیں۔ آپ شریعت کے لحاظ سے جس چیز کو قتل عمد کہتے ہیں کس طرح آپ determine کرتے ہیں کہ یہ عمداً کہہ دیا یا سہواً کہہ دیا۔ نیت کا وہاں بھی دخل ہے لیکن کوئی طریقہ مقرر ہے کہ اس کا تعین کیا جا سکے۔ میرا خیال ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا۔

قاضی عبداللطیف : میں صرف وضاحت یہ پوچھنا چاہتا تھا اگر تصریحات ہیں تو تصریحات میں تو دخل نہیں ہوتا اگر کنایات ہیں تو اس میں نیت کا دارومدار ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین : نیت کا ہر جگہ دخل ہے یعنی وہ اس ہاؤس نے جج کرنا ہے اور میں نے جج کرنا ہے کہ نیت صحیح تھی یا خراب تھی۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, it means that any assurance given by the Minister to the Senate has no value at all, that is what it would amount to Sir.

Mr. Chairman: I have spoken on this on a number of occasions and this is the practice everywhere-else in the world. Where time is of the essence, I have myself conceded that there can be a breach of privilege but when this is not so, then I don't think you can claim any breach of privilege if there are exogenous factors which I have been referring to which come in the way of implementing a particular assurance.

جناب محمد طارق چوہدری : شکریہ جناب میں آپ کا اور اس ہاؤس کا شکر گزار ہوں کہ آج کی چھٹی منظور کی اور یہ بھی کہ مجھے اس کے باوجود اپنی تحریک استحقاق پیش کرنے کا موقع بھی

[Mr. Mohammad Tariq Chaudhri]

فراہم کیا۔ یہ بڑا sensitive issue ہے۔ اس پر میری بات زین نورانی صاحب سے ہوئی تھی میرا خیال ہے کہ اس وقت اسے لینا شاید مناسب نہیں ہو گا (ان کی رائے میں) ۔ اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ اس کو پیش کروں۔

جناب چیئرمین : آپ اس کو move نہیں کر رہے۔

جناب محمد طارق چوہدری : جی ہاں move ہی نہیں کر رہا۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! جناب قاضی عبداللطیف صاحب نمبر ۲۳۔

(ii) *Re*:Incorret Statement of the Mininster for WAPDA in Reply to Question No135

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! میرا ایک سوال چشمہ رائٹ بنک کینال کے متعلق تھا جس کا نمبر ۱۳۵ ہے۔ اس میں 'میں نے یہ گزارش کی تھی کہ پہلا تجربہ تقریباً ناکام ہو چکا ہے اس لئے کہ جتنا پانی اس میں چھوڑا گیا ہے وہ سارے کا سارا باہر نکل رہا ہے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا تھا کہ جی نہیں۔ اسی طرح دوسرے کا جواب بھی نفی میں دیا ہے۔ اور تیسرے میں بھی یہی صورت تھی۔ آخر میں انہوں نے فرمایا کہ یہ کام شیڈول کے مطابق شروع ہو جائے گا۔ لیکن آج تک جب کہ فروری کا مہینہ شروع ہو چکا ہے نہر میں پانی نہیں چھوڑا گیا اخبارات کی فائلیں کچھ اور کہتی ہیں اور ہمارے سوال کا جواب کچھ اور کہتا ہے ایک ارب روپے سے تعمیر کی جانے والی چشمہ کینال کی تباہی کا خطرہ۔ ایشیائی ترقیاتی بنک نے مرمت کے لئے رقم فراہم کرنے سے انکار کر دیا'' اور اسی میں انہوں نے سب کچھ دیا ہے جس کے اندر یہ ہے کہ فنی خرابی کی بنیاد پر اور اخبارات کی اطلاع کے مطابق جو چکنی مٹی لا کر وہاں ڈالنی تھی وہ نہیں ڈالی گئی بلکہ خود موقع کے افسران نے ڈیزائن کو تبدیل کر کے اور اس کے ساتھ والی مٹی اٹھانے کی اجازت دے دی تاکہ وہ نہر کے کنارے پر ڈالی جائے۔ باہر سے بھی گڑھے بن گئے اور اندر جو مٹی ڈالی گئی وہ چکنی مٹی نہیں تھی بلکہ ریتلی مٹی تھی اس کی وجہ سے آج سارے کا سارا علاقہ جھیل بنا ہوا ہے اور اس کی ساری فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔ پرسوں کی جنگ اخبار میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے اس کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے تاکہ وہاں جا کر ان کا اندازہ لگائیں کہ کتنے نقصانات ہوئے ہیں اور کتنی پریشانی ہوئی ہے 'فصل اور مکانات کے کتنے نقصانات ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب صحیح نہیں دیا گیا اور شاید ان لوگوں کی جنہوں نے اس میں بددیانتی کی تھی اسے چھپانے پر یہ جواب مبنی ہے۔ اس لئے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اس پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین : جناب وزیر صاحب۔

قاضی عبدالمجید عابد : جناب چیئرمین ! سب سے پہلے تو یہ تحریک استحقاق میں جو سوال نمبر دیا گیا ہے وہ صحیح سوال نمبر ۱۱۰ نہیں تھا بلکہ نمبر ۱۳۵ تھا۔ اس لئے قانونی طور پر یہ تحریک استقاق نہیں بن سکتی ہے کیونکہ جواب جو دیا گیا تھا اس کو اگر پھر سے دیکھا جائے تو پہلے مرحلے میں دسمبر ۸۶ء میں یہ چشمہ رائٹ بینک کینال مکمل ہو گیا تھا۔ فروری ۸۷ء میں اس میں پانی چھوڑنا تھا۔ لیکن جنوری کے مہینے میں آزمائش کے طور پر پانی چھوڑا گیا' آزمائشی تجربے کے بغیر کچے بند والے جو چشمے ہوتے ہیں ان میں مکمل طور پر پانی نہیں چھوڑا جاتا تو یہ آزمائشی کام کا مقصد میں عرض کر رہا ہوں تا کہ نہر کے آر سی زیرو سے ایک سو بیس کے ناپختہ حصے میں ریت کی زیادہ سے زیادہ تہہ بٹھائی جا سکے تا کہ ڈیزائن کے مطابق نہر کا یہ حصہ ریت جمے ہوئے حصے کی طرف سے بن سکے۔ نہر کے کناروں اور دیگر تعمیراتی کام کا اندازہ لگایا جا سکے۔ یہ بھی مقصد تھا کہ اندازہ ہو سکے کہ کہاں تک اس میں سیپیج ہوتی ہے یا کہ لیکج ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ نہر سے پانی کے رسنے کی رفتار کا اندازہ بھی لگانا تھا تا کہ منظور شدہ کمانڈ ایریا ڈرینج پراجیکٹ کے لئے نالیوں کا ڈیزائن بنایا جا سکے۔ اس لئے جناب ! میں آنریبل سینیٹر صاحب کی معلومات کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ silmultaneously ڈرینج پراجیکٹ بھی بنانا ہے اور وہ بھی منظور ہو چکا ہے۔ مقصد یہی تھا کہ اگر کوئی سیپیج ہو تو اس کی ڈرینج بھی فوراً ہو سکے۔ نہر سے پانی کے رسنے کی رفتار کا اندازہ لگایا جائے تا کہ منظور شدہ کمانڈ ایریا ڈرینج پراجیکٹ کے لئے بھی نالیوں کا ڈیزائن بنایا جا سکے۔ لہٰذا ایشیائی ترقیاتی بنک کے مشورے سے ایک تفصیلی آزمائشی پروگرام بنایا گیا ہے شروع میں اگست ۱۹۸۶ء اور دسمبر ۱۹۸۶ء میں کچھ وقفے کے لئے پچاس کیوسک پانی جو ریت سے بھرا ہوا تھا نہر کے ابتدائی حصے میں چھوڑا گیا۔ اصل آزمائشی کام جنوری کے پہلے ہفتے میں ایک سو کیوسک پانی کے اجراء سے شروع ہوا ہے۔ اس میں بتدریج اضافہ کیا گیا ہے۔ اس وقت پانی کا بہاؤ چھ سو کیوسک ہے۔ مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لئے مضبوطی' جوڑ بندی اور جھاڑیوں کی قلعہ بندی کی گئی ہے۔ نتائج اطمینان بخش ہیں پانی کا دباؤ کناروں نے برداشت کیا ہے۔ پانی رسنے کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے جس کی بنیاد پر بحالیاتی کام کئے جائیں گے۔ جو کہ پہلے ہی سی آر بی سی کے کمانڈ ایریا ڈرینج پراجیکٹ میں تجویز شدہ ہیں۔ بہاولپور نہر کی سالانہ بندش کے بعد فروری ۸۷ء میں نہر کام شروع کر دے گی۔ صوبائی حکومت صورت حال سے پوری طرح آگاہ ہے۔ سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی نے بھی اس پر غور کیا اور وہ بھی مطمئن ہو کر اٹھی کہ جو

[Kazi Abdul Majid Abid]

کام ہوا ہے اس میں آزمائشی مرحلہ میں جو بھی نقائص ظاہر ہوتے ہیں وہ ہر حال میں ہوتے ہیں اور ان کی مرمت کا انتظام ' بروقت ان کو بند کرتے اور ڈرینج کرنے کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔

مزید بر آں میری یہ بھی ایک تجویز ہے کیونکہ یہ سوال نیشنل اسمبلی میں بھی اٹھایا گیا ہے اور اگر اس میں سینیٹر حضرات کی اپنی تسلی کے لئے ضرورت سمجھی گئی یا وہ ضروری سمجھیں تو ہم دو تین سینیٹر صاحبان اور تین چار نیشنل اسمبلی کے حضرات کو اس سرزمین پر بھی لے جانے کے لئے تیار ہیں تاکہ وہاں وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ واپڈا کے چیئرمین نے بھی وہاں کا دورہ کیا ہے اور اس نے صوبائی حکومت سے مشاورت کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر کچھ لوگوں کی زمینوں کو نقصان پہنچا ہے تو اس کو compensate بھی کیا جائے۔ تو یہ تیاری ہے۔ میں سمجھوں گا کہ مسئلے کا حل یہی ہے کہ اطمینان کے لئے چونکہ شنیدہ کہ بود مانند دیدہ

کے مصداق اگر کچھ تین چار سینیٹر اور تین چار ایم این اے حضرات چاہیں تو ہم ان کو وہاں بلا کر دکھا سکتے ہیں تاکہ وہ خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں اور اطمینان کر کے آئیں کہ حکومت غافل نہیں ہے۔ واپڈا اپنا کام کر رہا ہے اور ایسی صورت حال نہیں ہے جیسے کہ یہاں پیش کی گئی ہے۔ باقی رہا استحقاق۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ایوان کے استحقاق کا یا ممبر صاحب کے آنریبل سینیٹر صاحب کے استحقاق کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جی۔

سید عباس شاہ: منسٹر صاحب نے کچھ ایسے پوائنٹ اٹھائے ہیں کہ ایڈمیسبلٹی سے پہلے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس پر میں بھی کچھ کہوں۔

جناب چیئرمین: اس مرحلے پر بحث ایڈمیسبلٹی پر ہی ہے۔

سید عباس شاہ: میں یہ کہوں گا کہ

This statement given by WAPDA is incorrect. Technically, that project has failed. In engineering, there is always remedy for repair and to make the project viable. Sir, 13,000 acres have immediately come under water which will be useless for growing of some crop on that area. Whereas if you compare it with Kala Bagh Dam which is only taking 40,000 acres of land and the Province is not prepared to agree or allow to build that project. So, the people of that area have not been informed that such a big damage will occur to them. It is correct that they are

making remedial efforts to make the things correct but in our meeting to which the Minister has referred we are not satisfied and WAPDA has admitted very clearly that they have failed in certain places where this project has to come up. So, in my opinion, this project definitely technically has failed and they are working to remedy that thing.

جناب چیئرمین : جناب قاضی صاحب۔

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے اپنی تقریر کے دوران دو چیزیں فرمائیں ایک تو انہوں نے یہ فرمایا کہ وہ ناکام نہیں ہوا اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ سینٹ کی کمیٹی نے بیٹھ کر تحقیقات کی اور وہ مطمئن ہو کر اٹھی ہے۔ جس کی وضاحت ہمارے پیر صاحب نے کر دی ہے کہ کمیٹی مطمئن ہو کر نہیں اٹھی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ اگر سینٹ کی کمیٹی بنائی گئی ہے تو ڈیرہ اسماعیل خان کا واحد سینیٹر میں ہوں۔ لیکن مجھے نہ تو اس میں بلایا گیا ہے اور نہ اس میں ممبر رکھا گیا ہے جبکہ اس نہر کا تعلق اس ڈویژن سے نہیں ہے بلکہ ڈیرہ اسماعیل خان ہی سے ہے۔ تو اس بارے میں نہ تو مجھے اطلاع دی گئی ہے اور نہ مجھے اس کے اندر رکھا گیا ہے اگر آٹھ کروڑ روپے اس پر مزید اخراجات آتے ہیں تو ناکامی کا اور معنی کیا ہوتا ہے۔ اگر ترقیاتی بینک نے ان اخراجات کے دینے سے انکار کر دیا ہے تو وہ اخراجات کہاں سے پورے ہوں کئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ! آپ کچھ مزید وضاحت کرنا چاہیں گے؟

مولانا سمیع الحق : جناب والا! یہ موضوع اب چھڑ گیا ہے اور اس پر بحث شروع ہے اگر وہ بھی اس کے ساتھ شامل کر لیں یا اس کے بعد دوبارہ آپ موقع دیں۔ کافی دنوں سے میں نے اس کے بارے میں تحریک التوا کا نوٹس دیا ہوا ہے۔ اب یہ موضوع وزیر صاحب نے چھیڑ دیا ہے اگر اس کے ضمن میں ساری بات آجائے تو کوئی حرج نہ ہو گا۔

جناب چیئرمین : اگر کوئی ایڈمسیبلٹی پر بولنا چاہے تو اس کو بیشک اجازت دیں گے یہ پریولیج موشن کسی اور چیز پر ہے اور آپکی تحریک التوا کسی اور چیز پر ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا وزیر صاحب نے عمداً غلط جواب دیا ہے جس سے قاضی صاحب کا استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں۔ ہم اس پر بحث کر رہے ہیں۔ اس کے بعد جب وہ آجائے گی تو آن میرٹ اسے ڈیل کیا جائے گا۔

سید عباس شاہ : وزیر صاحب نے عمداً نہیں دیا۔

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں۔ قاضی صاحب آپ کچھ وضاحت کرنا چاہیں گے۔

Kazi Abdul Majid Abid: Sir, what better offer I could have made than this that there should be some Senators and some MNAs who should go and visit the site. I am not holding any brief on behalf of WAPDA. But the point is that this is the feed-back that I have received. So, if they wish to visit the site, I think, that will simplify the whole issue and we will be able to see things for overselves, then it will be easier for them even to discuss the adjournment motion here as well as in the National Assembly. If they get satisfied there, well and good, and if they also get satisfied with their meeting with the WAPDA authority, well and good, otherwise, we can review the whole issue in the light of the findings of the honourable members.

Mr. Chairman: Personally, referring to the privilege motion, I feel that there are two things which require to be done:

I will read out the motion first.

Incidentally, he referred to the correct question in his motion.

۱۹ جنوری کو سوال نمبر ۱۳۵ کا جواب غلط دیا گیا ہے کہ چشمہ رائٹ بینک کینال کا پہلا تجربہ ناکام ہوا ہے اور یہ کہ منصوبہ شیڈول کے مطابق مکمل کیا جائے گا۔

Then he refers to an Article or a news-item rather, which appeared in the 'Jang' of 21st January, where there is a mention of Deputy Commissioner, Baz Muhammad Khan Khattak.

ڈپٹی کمشنر باز محمد خان خٹک نے چشمہ نہر سے پانی رسنے کی وجہ سے دیہی آبادی اور فصلوں کے نقصانات کا ہنگامی بنیادوں پر تخمینہ لگانے کی لئے افسر مال کی نگرانی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ آج تک چشمہ نہر سے متاثرہ علاقوں کا پندرہ کروڑ روپے کا نقصان بتایا جاتا ہے اور نہر کے دونوں طرف میلوں علاقہ جھیل بنا ہوا ہے۔ صوبائی وزیر صنعت حبیب اللہ کنڈی منگل کے روز موقع پر گئے تو انہوں نے لوگوں کو یقین دلایا کہ نقصانات کا ازالہ کیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

Now the reply which was given that is also before me and in that in answer to the first question 'whether it is a fact that the first experiment to release water in the Chashma Right Bank Canal has not been successful'. The answer was 'no'. Then part (b) and (c). 'Part (b) the names of the person responsible for this failure indicating also the action taken against them and (c) the steps proposed to be taken to rectify the defect'. Answers to these two parts of the question were as reply to (a) is negative therefore (b) and (c) require no reply. Then, there was part (d) 'whether the project would be completed on scheduled time in December 1986', the reply was 'yes'. Now, if we look at the facts as reported in the Press and as has been stated by the honourable mover, I think, this reply was not based on facts. Now, it does not imply that it was the Minister who deliberately tried either to mislead the House or Qazi Sahib. The Minister could only proceed on the basis of information which was fed to him. This is why I am saying the two things are required. (1) I think we should not take up our time in going into these questions but if the Minister can assure the honourable mover that he would hold an inquiry whether the reply which was given to him was based on facts at that particular time or not or whether he was taken up the gum-tree or taken for a ride as they say it. Now, that can be a departmental inquiry by the Minister himself. (2) I think it is a good suggestion what you proposed that a committee or a few members of the Senate as well as of the National Assembly can be taken to the site to see for themselves what is wrong with the project and what is right with the project, I think, that would satisfy everybody and would also then pre-empt future questions or privilege motions or adjournment motions of this type on this very subject. Now, if these are acceptable to you then I think we will ask Qazi Sahib but I hope he does not press his privilege motion then.

(Pause)

Mr. Chairman: Frankly I feel that the information given to you was not based on facts at that relevant time.

Kazi Abdul Majid Abid: But on that if they want me to hold an inquiry whether these replies have been based on correct information or not, I am prepared to do that also. Then the other offer is there.

Mr. Chairman : If you do that then I am sure Qazi Sahib would be satisfied. Qazi Sahib !

قاضی عبداللطیف : ٹھیک ہے جناب، ہم وہاں جانے کے لئے تیار ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ جس طرح وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں یہ بھی تحقیق کروں گا کہ جو جواب انہوں نے دیا ہے یہ حقیقت پر مبنی ہے یا نہیں۔ اس سلسلے میں، میں ان کا مشکور ہوں۔

جناب چیئرمین : تو اس یقین دہانی کے بعد پھر اس پر اصرار نہیں کیا۔

قاضی عبداللطیف : نہیں،

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے، اگلی موشن، مولانا کوثر نیازی۔

مولانا کوثر نیازی : کون سا نمبر ہے ؟

جناب چیئرمین : آپ کی تحریک پہلے آ رہی تھی لیکن اس وقت آپ تشریف نہیں رکھتے تھے، اس کا نمبر ۱۳ ہے۔

On the assurance of the Minister of State for Foreign Affairs that Government would summon the joint-session to discuss the foreign policy.

جب یہ پچھلی دفعہ پیش ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ آپ بھی نشاندہی کریں گے اور وزیر صاحب بھی۔

(III) *RE* : SUMMONING OF JOINT SESSION TO DISCUSS THE FOREIGN POLICY.

مولانا کوثر نیازی : میں نے سینٹ سیکرٹریٹ میں جا کر وزیر صاحب کی وہ تقریر نکلوائی اور اس کے متعلقہ حصوں پر نشان لگا کر میں نے اسے سیکریٹری صاحب کو پیش کر دیا تھا۔ امید ہے کہ آپ کے ملاحظہ سے گزری ہو گی۔ اس میں واضح طور پر زین نورانی صاحب نے یہ ارشاد فرمایا کہ کل وزیر خارجہ واپس آ رہے ہیں اور ہم ان سے بات کر کے، خارجہ پالیسی پر پارلیمنٹ میں ڈیبیٹ کی تاریخ کا اعلان کر دیں گے، اس میں جناب والا! ''کل'' جو ان کی آمد کا ذکر ہے وہ خاص طور پر اہم ہے اور وہ ''کل'' جو ہے، اس کے بعد کتنے ''کل'' آئے اور چلے گئے۔ پارلیمنٹ کا وہ سیشن نہیں ہو سکا، اگر ہوا بھی، تو اس میں وزیر اعظم صاحب کی تقریر ہوئی، اور فوراً بعد پارلیمنٹ کو پھر دو ایوانوں میں بانٹ دیا گیا، اور جو بحث، مشترکہ ایوان میں موثر ہو سکتی تھی،

اس کے ٹکڑے کر کے، ہماری حکومت نے اس کو غیر مئوثر بنا دیا۔ اب پھر یہ بات سامنے آ رہی ہے کہ اجلاس ہو گا اور یہ خدا جانے کب ہو گا۔ اب چار ماہ اس "کل" کو ہو گئے ہیں۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ جب معاملات حد سے گزر جائیں اور یہ پارلیمنٹ کچھ نہ کر سکے تو پھر ایسا سیشن بلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اس لئے جناب والا! آپ اس کا نوٹس لیں کہ جو، معین طریقے پر، اس فلور پر assurance دی جائے، اس کی پابندی کی جائے۔ آپ اس تقریر کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب زین نورانی صاحب۔

Mr. Zain Noorani : Sir, First of all I would with your permission, like to point out that when a privilege motion of this nature is moved which is based on certain record to take the responsibility of somebody or the other to provide a transcript to the Minister concerned also. Despite the fact that I had raised this last time it has not been done. However, you have before you the transcript of whatever I have said. As far as my memory goes what I had told the Senate or at that time was that the Foreign Minister was expected back by the next day that I would discuss with him and would try to have a session convened if possible during the next session. No categorical assurance was given by me that the joint session to discuss the foreign policy would be convened on such and such a date or at such and such a time or during such and such a period. Secondly I am surprised at the arguments made by the learned Senator today. The operative words or the operative part of the assurance is that the Foreign Minister is coming today or tomorrow. How does that make a breach of privilege, I do not understand. Then he goes on to say that in categorical terms I have given an assurance. No, I have not given an assurance as the text of the transcript will bear me out no such assurance was given in categorical terms.

The third thing is, in view of the ruling given by the honourable Chairman just little while back in the matter raised by honourable Senator Ahmed Mian Soomro I do not think I should add any thing further, otherwise, if it is necessary I can quote instances and rulings or

[Mr. Zain Noorani]
references to rulings both in the House of Commons as well as in the Indian Parliament whereby it has been held as you rightly said that unless a Minister deliberately makes a false statement or assurance in the House it does not amount to a breach of privilege.

Again in the notice given by the honourable Senator he has not claimed any specific privilege of the House which I have breached. So, in view of these I do not think that the privilege motion is admissible nor I have given any wrong assurance to the House which has not been fulfilled. I thank you Sir.

Mr. Chairman : Thank you.

For the benefit of the House I will read out an abstract from the proceedings of the relevant date. Mr. Zain Noorani on that occasion stated, "merely having one foreign affairs debate in a year is not sufficient. I would like to have it more often than once in a year and I assure you that the Foreign Minister of Pakistan is due back tomorrow in consultation with him we shall fix a date most probably during the next session (that is to say the present session) of both the National Assembly and the Senate for discussing the foreign policy of Pakistan." Then it goes on to say, "whether Indo-Pakistan relations at such a time is sufficient or not that is the normal practice every where in the world that a member who considers a portion of a particular policy is more important he devotes the first part of his speech and more time to that rather than going around the entire globe. So, therefore, I am sure that the idea of having a debate on the foreign policy would meet the requirements of the honourable Senator. If you are to ask me today to give a date.... and I think this is of crucial importance.) If you are to ask me today to give a date I will not be able to do it, but I assure him that I will endeavour my level best that in the next session (that is to say the session which is being held today) there should be a foreign policy debate in both the National Assembly and the Senate or jointly as decided by the Government."

Now this was the assurance and I think it does not amount to either in specific promise or a specified date but in general terms the assurance was that during the course of the present session which

started on the sixth of January and I don't know for how long it is going to last they would introduce or fix a date for debate on the foreign policy, either separately in the two Houses or in a joint session. On that, I think, Mr. Zain Noorani is silent today. Although the other day I heard the Prime Minister saying that he is going to fix a date for a separate debate on foreign policy. If you could enlighten the honourable member on that point perhaps he would be satisfied.

Mr. Zain Noorani : Sir, before I go to that point with your permission and with due respect to you, I would like to further add that what you have read and what you have just stated the assurance I gave was that I would try to do such and such thing. Now, with a clear conscience I assure the honourable Senator that I have tried and I am still trying. So, as far as my assurance is concerned, I have fulfilled it and I am fulfilling it. Now as far as the Prime Minister's statement in the House was concerned, the other day he has said that we intend to hold or we are going to hold a fulfledged debate on the foreign affairs in the joint sitting of the Parliament, either during this session, as far as I remember, (I am saying this from my memory) or early in the next Session in March. This is what assurance he has given depending on the availability of the Foreign Minister, that is all Sir.

Mr. Chairman : Thank you. Maulana Kausar Niazi Sahib.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! اب پھر either ہو گیا' next Session اول تو چار مہینے کے بعد بلایا گیا' یعنی next Session اتنا late بلانے سے لگتا ہے کہ حکومت deliberately کوشش کر رہی تھی کہ اسکو postponed رکھا جائے تاکہ یہ خارجہ پالیسی کی بحث جو ہے نہ آئے اور اب اس کے بعد زین نورانی صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ انہوں نے کوشش کی اور کوشش کر رہے ہیں' معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ہے جو نہیں مان رہا' وہ تو بیچارے بہت کوشش کر رہے ہیں تو کہاں برف break نہیں ہو رہی' یہ انہوں نے نہیں بتایا لیکن بہرحال کچھ بہت ہی مشکل کام ہے کہ خارجہ پالیسی کی ڈیبیٹ کی تاریخ متعین کرنے میں انہیں بڑی دقت پیش آ رہی ہے میں ان کی کوششوں کو appreciate کرتا ہوں کہ وہ بیچارے اس میں بہت مصروف ہیں کہ کسی طرح ہو جائے لیکن نہیں ہوتی اور اب اس Session کی بجائے اگلے سیشن کا بھی انہوں نے احتمال رکھ دیا ہے تو میں ان سے بصد ادب گزارش کروں گا کہ قوم کو خدا کے لئے وہ خارجہ

[Maulana Kausar Niazi]

پالیسی جیسے نازک مسئلے میں confidence میں لیں اور وہ پارلیمنٹ ہی کے ذریعے سے ممکن ہے اور اب جبکہ ملک بہت اہم موڑ سے گزر رہا ہے خاص طور پر افغان پالیسی کے ضمن میں اتنی اہم گفتگوئیں ہو رہی ہیں، مذاکرات ہو رہے ہیں اس میں پارلیمنٹ کو بھی اپنی say دینے کا یہ حضرات موقع دیں ورنہ جب یہ فیصلہ کر لیں گے تو پھر ڈیبیٹ کے لئے پارلیمنٹ کے سامنے کوئی بات لائیں گے تو شاید وہ اتنی مفید بات نہیں ہو گی۔

Mr. Chairman : Mr. Zain Noorani.

Mr. Zain Noorani : Sir, I am afraid at the stage of admissibility of a privilege motion whatever the honourable Senator has said is irrelevant and so it amounts only to voicing his opinions which should not form part of the debate at the time of admissibility.

جناب چیئرمین : جہاں تک آپ کے ارشادات کا تعلق ہے وہ اپنی جگہ صحیح ہیں اور بجا ہیں، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں لیکن سوال یہاں پر ہے کہ آیا استحقاق کا یہ بریچ ہے یا نہیں ہے، اس لحاظ سے جیسے جناب زین نورانی صاحب نے ارشاد فرمایا اور پہلے بھی میں نے کئی دفعہ اسی موضوع پر رولنگز دی ہیں اور چونکہ assurances وہ definite form میں تھے ہی نہیں، ان کی کوشش تک محدود تھے تو یہ استحقاق کی تحریک نہیں ہو سکتی۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے اسے rule out نہیں کیا۔

جناب چیئرمین : in a way ہو گیا ہے۔ جی مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق : جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ میری ایک تحریک استحقاق تھی لیکن چونکہ ہماری ہندوستان کے مسئلے پر بحث چل رہی تھی تو وہ ملتوی چلی آ رہی تھی ۲۵ تاریخ سے چلی آ رہی ہے، سوالات کے متعلق تو کہا گیا تھا کہ یہ پڑھے ہوئے تصور کئے جائیں لیکن یہ تحاریک استحقاق اور التوا بعد میں لی جائیں گی، جناب وہ نمبر ۲۶ ہے۔

جناب چیئرمین : نمبر ۲۶ ہے اور آپ اس کو آج لینا چاہتے ہیں، موضوع کون سا ہے۔

مولانا سمیع الحق : یہ ناچ گانے والا ہے جناب، جو عدالت نے اجازت دی ہے۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں وہ ابھی تک شاید process نہیں ہو سکی۔

مولانا سمیع الحق : جناب وہ میں نے دوبارہ آپ کو بھیجی تھی تو آپ نے منظور فرمالی اور فہرست میں رکھ لی گی جو اس دن آئی تھی مگر............

جناب چیئرمین : کل پھر آ جائے گی ' آج جو ہماری لسٹ ہے اس میں نہیں ہے۔

مولانا سمیع الحق : اس کا تعلق ناچ گانے سے ہے۔ بڑا پیارا موضوع ہے اس کو آج لے لیں جی۔

جناب چیئرمین : اس دن میں نے کہا تھا لیکن اس دن تو آپ ہی غیر حاضر تھے۔

مولانا سمیع الحق : نہیں حضرت میں تو اس کے بعد آ تا رہا لیکن یہ ساری ملتوی تھیں۔

جناب چیئرمین : مجھے بتایا گیا ہے کہ اس دن تو جیسے میں نے آپ کو کہا تھا کہ

نہ تھا اگر تو شریک محفل قصور تیرا ہے یا کہ میرا
میرا طریقہ نہیں کہ رکھ لوں کسی کی خاطر مئے شبانہ

تو وہ تو " ڈراپ " ہو گئی تھی۔ اس کے بعد میں آپ نے دوبارہ نوٹس دیا ہے اور وہ نوٹس ایگزامن ہو رہا ہے میرے خیال میں کل تک آ جائے گا ' آپ فکر نہ کریں ' دو تین اور بھی تحاریک استحقاق رہتی ہیں لیکن وہ کل کے لئے لے لیں گے ' اب تحاریک التوا پر آتے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! سندھ اسمبلی کے بارے میں ہماری ایک پریویلیج موشن تھی۔ ۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ اس کو کل لے لیں گے کیونکہ باقی جو ممبر صاحبان ہیں............

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! آپ شاید اس دن تشریف فرما نہیں تھے تو۔

جناب چیئرمین : نہیں میں پہلے دن تھا ' پہلے دن میں موجود تھا۔

مولانا کوثر نیازی : جس دن یہ انٹروڈیوس ہوا ' آپ نے یقیناً اس کے لئے رولنگ تیار فرما لی ہو گی۔

جناب چیئرمین : نہیں میں نے رولنگ تیار نہیں فرمائی لیکن تیار کرنے کا ارادہ ہے ' اگرچہ اس وقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہئے ' اگرچہ بالکل ٹیکنیکل بحث کی بات ہے چونکہ ابھی آپ کی ایک پریویلیج موشن لے لی گئی ہے تو............

مولانا کوثر نیازی : نہیں جناب والا! صرف میری یہ نہیں ہے وہ............

جناب چیئرمین : اور باقی دو حضرات موجود نہیں ہیں۔

مولانا کوثر نیازی : اور یہ بھی کوئی فریش نہیں تھی یہ بھی کئی دن پہلے سے انٹروڈیوس ہو چکی تھی۔

جناب چیئرمین : باقی دو حضرات جنہوں نے وہ پیش کی ہے' جناب جاوید جبار صاحب اور قاضی حسین احمد صاحب' وہ دونوں موجود نہیں ہیں تو یہ تحاریک التوا کل لے لیں گے۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب کی دو تحریکیں ہیں۔

On the recent debacle of Pakistani Team in the Asian Games and the World Cup Tournament. He is not here.

یہ بہت پرانی چلی آرہی ہیں اور وہ آج موجود نہیں ہیں' کیا کریں اب ان کو 'ڈراپ کریں' یہ اس لئے التوا میں رہیں کہ وزیر داخلہ صاحب جو اس کو Deal کرتے ہیں وہ موجود نہیں تھے' آج جب وزیر داخلہ صاحب موجود ہیں تو پروفیسر صاحب نہیں ہیں۔

مولانا سمیع الحق : ابھی آپ نے ایک شعر جو میرے بارے میں پڑھا تھا' اس کو لگائیں۔

جناب چیئرمین : اچھا لگا لیا ہے "ڈراپ" ہو گئی (مداخلت)

Mr. Chairman. I think he is right اس کو کوئی دوسرا پیش نہ کر سکتا and the members should be present on the day when they know that their privilege motions or adjournment motions are coming otherwise it shows a lack of interest which means that the issue which they are trying to raise is not of all that importance and of public interest. Next also refers to Professor Khurshid, I think he is not here. Qazi Abdul Latif Sahib No. 14.

(i) *Re:* Abduction of Doctor from Wana, NWFP.

قاضی عبداللطیف : جناب والا! میں تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ روزنامہ مشرق پشاور کے مطابق۔ وانا سے ڈینٹل سرجن ڈاکٹر جاوید کو اغوا کر لیا گیا ہے مہربانی فرما کر کے ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم قومی فوری مسئلہ پر بحث کی جائے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed?

قاضی عبداللطیف : جناب والا! عرض یہ ہے کہ ڈاکٹر جاوید اور ان کے ساتھ ایک دوسرے آدمی کو ہسپتال کے احاطہ ہی سے رات کو اغوا کیا گیا اگرچہ وہ شخص کچھ مدت کے بعد واپس آگیا ہے اور ہماری تحریک التوا آج ہی اس کے بعد آرہی ہے تو اس کا معنی یہ ہوا کہ

ع مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے

تو گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ آج تک اسی طریقے سے چل رہا ہے ابھی پچھلے دنوں کچھ آدمیوں کو اغوا کیا گیا ہے کوئی ڈرائیور تھا وہ اپنی ڈیوٹی پر گیا تھا اور وہاں سے اغوا ہو گیا ہے یہ معاملات بدستور جاری ہیں اور اس کے باوجود کہ وہ آدمی تو واپس آگیا ہے لیکن علاقے کا امن اسی طریقے سے درہم برہم ہوا ہے میں یہ گزارش کروں گا کہ ایوان کو یہ حق دیا جائے کہ اس پر بحث کی جائے۔ اس علاقے کا جو امن امان ہے اور ہمارے لوگ جو سیٹلڈ علاقے والے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ خاص بات یہ ہے کہ جو سرکاری ملازمین ہیں ان کو ہی بار بار اغوا کیا جا رہا ہے تو مہربانی فرما کر ایوان کو حق دیا جائے تاکہ اس پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین : جناب قاضی صاحب! امن و امان پر بحث اس عام طریقے سے نہیں اٹھائی جا سکتی جہاں تک تحریک التوا کا تعلق ہے قوانین اور رولز سے آپ بھی واقف ہیں میں پھر آپ کو یاددہانی کراؤں۔ تین شرائط اس کے لئے ضروری ہیں۔

It shall raise the issue of urgent public importance;

It shall relate substantially to one definite issue; and

it shall be restricted to a matter of recent occurrence.

تو ان تینوں لحاظ سے وہ آدمی بھی واپس آگیا ہے باقی خدا کرے کہ خیر خیریت ہو تو یہ تحریک التوا اس اسٹیج پر قابل بحث نہیں یہ ایک stray incident ہے یہ general public importance کی بات نہیں بن سکتی تو اس وقت اسے رول آؤٹ کیا جاتا ہے۔

It is ruled out.

Next. Abdur Rahim Mir Dad Khel.

(ii) *RE:* CHEMICAL SPRAY ON POPPY CULTIVATION IN N.W.F.P.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ روزنامہ جسارت، کراچی مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ امریکہ نے حکومت

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khail]

پاکستان کے ساتھ مل کر ایک منصوبہ بنایا ہے جس کے تحت پاکستان کے جن علاقوں میں پوست کی کاشت ہوتی ہے وہاں ایک ایسے کیمیکل کا فضائی سپرے کیا جائے گا جس کے بعد اس علاقے کی زمین بنجر ہو جائے گی اور وہاں کچھ کاشت نہ کیا جا سکے گا ساتھ ہی اس علاقے میں معذور بچے پیدا ہوں گے یہ وہ کیمیکل ہے جو امریکہ نے ویت نام میں استعمال کیا اور اس کی وجہ سے معذور بچے پیدا ہو رہے ہیں۔ لہٰذا اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کے پیش نظر ایوان میں بحث کی جائے۔

Mr. Chairman : Is it being opposed?

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : وہ ذرا گپ شپ میں مصروف ہیں۔

Mr. Chairman : Who is dealing with this subject?

Mr. Wasim Sajjad : Minister for Interior, Sir.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : اگر ابراہیم بلوچ صاحب حاضر ہیں تو وہ جواب دیں۔

Mr. Chairman : Is he the Minister concerned?

Mr. Muhammad Ibrahim Baluch : This portfolio is with me, Sir. Opposed.

جناب چیئرمین : جی آپ وضاحت کریں۔ وہ اپوز کر رہے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : شکریہ! جناب چیئرمین یہ تو وہی مثال ہے جہاں ناک پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو مارنے کی بجائے ناک کو کاٹا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں منشیات ختم ہوں۔ سب کچھ ہو لیکن اس کا یہ مقصد نہیں کہ اس پر ایسا فضائی سپرے کیا جائے جس سے وہ زمین بالکل ناقابل کاشت ہو اس کا متبادل انتظام بھی ہو سکتا ہے اور ان علاقوں میں کارخانے بھی بنائے جا سکتے ہیں۔ فیکٹریاں بنائی جا سکتی ہیں تاکہ عوام کو روزگار مل سکے۔ اگر واقعی ایسا کام ہوا ہے یا ایسے ارادے ہیں تو یہ ارادے پاکستان کے عوام کے لئے نہایت ہی زہر قاتل ہیں اور اگر انہوں نے کوئی ایسا منصوبہ شروع کرنا ہے یا شروع کرنے کا ارادہ ہے تو خدارا اس منصوبے کو ترک کریں اور اگر نہیں ہے تو پھر اس پر واضع اعلان کیا جائے کہ ہمارے کوئی ایسے ارادے نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین : وزیر داخلہ صاحب'

جناب محمد اسلم خان خٹک (وزیر داخلہ) : جناب والا! میں آنریبل ممبر صاحب کو یقین دہانی کراتا ہوں۔ اس موضوع پر ہم نے بڑا سوچ و بچار کیا ہے۔ ایریل سپرے اگر ہم کو کرنا پڑا تو ان کو یہ بھی یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ اس ائیریل سپرے سے کسی اور چیز کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ سوائے پاپی کراپ کو in itself اور ہمارے پاس باقاعدہ ٹیکنیکل رپورٹیں آئی ہیں۔ اگر آنریبل ممبر صاحب چاہتے ہیں تو میں ان کو ٹیکنیکل رپورٹیں دکھادوں گا۔ لیکن poppy cultivation کے بارے میں یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ ہر طرح اور ہر طریقے سے اسے ختم کیا جائے۔ بہر نوع اس کی کاشت کی ممانعت ہے اور اس کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ پاپی grow کیا جائے۔ یہاں کئی بار ڈسکشن ہو چکی ہے اس کے بارے میں ہم نے کئی اقدامات کئے ہیں۔ ان علاقوں میں جہاں پاپی grow ہوتی ہے سپرے کرنے کے متعلق ان کے جو خدشات ہیں وہ درست نہیں ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا! میری یہ تحریک التوا غالباً وزیر زراعت سے متعلق تھی۔ ٹھیک ہے یہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں بڑی اچھی بات ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ کم از کم یہ تو بتایا جائے کہ اب ہم ان زمینوں پر گنا کاشت کریں گے' کپاس کاشت کریں گے یا کوئی اور چیز کاشت کریں گے تاکہ عوام اس میں دلچسپی لیں اور اس کی طرف توجہ دیں اور حکومت ان کی کیا مدد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین : میرداد خیل صاحب وہ پہلو تحریک التوا کے ضمن میں نہیں آئے گا وہ بالکل ایک الگ موضوع ہے یہاں پر آپ نے جو تحریک پیش کی ہے۔ یہ ہے کہ poppy cultivation کے لئے۔ یہ مسئلہ انٹرئیر کا ہے کیونکہ نارکوٹکس کے ساتھ انٹرئیر منسٹری ہی ڈیل کرتی ہے۔ انہوں نے کوئی ایسا منصوبہ نہیں بنایا ہے جس سے تمام زمینیں بنجر ہو جائیں گی اور لوگوں کی جو اولاد ہے وہ بھی handicapped نہیں ہو گی۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ایسا نہیں ہو گا۔ جس کا مطلب یہ ہوا جن واقعات پر آپ نے اس تحریک کی بنیاد رکھی ہے سرے سے وہ واقعات موجود ہی نہیں ہیں۔ تو یہ ایڈجرنمنٹ موشن نہیں ہو سکتی۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : گزارش یہ ہے کہ باقاعدہ حکومت کی طرف سے اخبار میں خبر آئی ہے اور یہ ایک ایسا اخبار ہے جو کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ اس کے بارے میں جو کچھ ہے

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khail]

وہ واضح ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا جائے تو یہ بڑا اچھا ہو گا تاکہ یہ لوگ مطمئن ہو سکیں۔ اس اقدام سے بہت سے لوگ کافی پریشان ہیں۔

جناب چیئرمین : اس پر پہلے بھی میں نے شاید ایک دو دفعہ رولنگ دی ہے۔

That in such cases where facts are not admitted by Government, the Members desirous to move the motion must produce some further facts or authentic information to support the motion.

کیونکہ اخبار کی رپورٹ پر صرف یہ base نہیں ہو سکتا۔ جب وزیر صاحب انکار کر رہے ہیں نہ ایسی کوئی تجویز ہے اور نہ اس طریقے سے کوئی سپرے کریں گے جس سے سوائے پاپی کے تلف کرنے کے کوئی اور نقصان پہنچے۔

So, this is ruled out of order.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : نہیں میں اصرار نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین : آپ اصرار نہیں کرتے اور بھی اچھا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کم از کم اصلاح معاشرے میں پوچھنے کا ایک حق رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین : صحیح ہے۔ جناب قاضی حسین احمد صاحب وہ بھی نہیں ہیں۔

Now, this is exactly what I was saying. I think, we have dropped some earlier also.

Then we come to legislative business.

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! ابھی آدھا گھنٹہ نہیں ہوا تو آپ کے سیکریٹریٹ کو تحاریک موجود رکھنی چاہئیں تاکہ تحاریک کا جتنا وقت ہے اتنا ان کو دیا جا سکے۔

جناب چیئرمین : آپ صحیح فرماتے ہیں میرے خیال میں ابھی آدھے گھنٹے میں دس منٹ باقی ہیں لیکن سوال صرف اتنا ہے کہ جن ممبران صاحبان کی تحاریک رکھی گئی تھیں وہ موجود نہیں ہیں اس لئے وہ ....

مولانا کوثر نیازی : جناب آپ کے سیکریٹریٹ کو تحاریک سے مسلح ہونا چاہئے تھا۔ بہت سی تحاریک پنڈنگ چلی آ رہی ہیں۔

جناب چیئرمین : جہاں تک سیکریٹریٹ کا تعلق ہے اور میرا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس اجلاس کے اختتام تک جو کچھ آپ پیش کرنا چاہتے ہیں ان سب کے لئے

....

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! دس منٹ تحریک التوا کے لئے..........

جناب چیئرمین : وزراء صاحبان ' جو متعلقہ وزراء صاحبان ہیں ان کو نوٹس نہیں ہوتا اور وہ تیار نہیں ہوتے۔

مولانا کوثر نیازی : نہیں وہ ہر فن مولا ہیں کوئی ایسی ان کے لئے مشکل بات نہیں ہے انہیں جواب دینے میں کیا وقت ہے۔ کوئی دماغ تو اس میں صرف نہیں ہوتا۔ بہرحال از راہ کرم یہ دس منٹ جو ہیں ابھی آپ تحریک التوا کے لئے وقف رکھیں۔

جناب چیئرمین : جب تحریک ہی نہیں تو اس کو..................

مولانا کوثر نیازی : جناب بے شمار تحاریک آپ کے پاس پینڈنگ پڑی ہیں۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : I would request and recall about the request of this House regarding the Draft Rules of Procedure and Privileges. If you could kindly fix some date for them so that we at least have our own rules.

Mr. Chairman : If you want to discuss that I am all in favour of that. I think it is upto the Minister for Justice and Parliamentary Affairs but I think we can in a preliminary way discuss that particular issue. When do you think those Rules of Procedure, the amended Rules of Procedure should be taken up by the House and when are you going to bring a motion to that effect in the House?

Mr. Wasim Sajjad : Sir, actually I was waiting because the same exercise is being done in relationship with the National Assembly and my own feeling was that if we try and bring the two procedures inline with each other so that once we have the Draft Rules approved there also and then we start discussing so that we don't have different procedures for two Houses. That may take a little time in the meantime if there are any difficulties in the procedures we can immediately remove those. But these detailed Draft Rules may kindly be delayed untill we get the Draft Rules on the other side also.

Mr. Chairman : Mr. Ahmed Mian Soomro

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I think we are almost completing the second year of our existence. We have and particularly after great efforts by you managed to complete a draft of it then I see no reason why we cannot pass them and then the National Assembly may see the same. Why should we wait for them? The might feel our laws good enough and adopt the same. Therefore I don't think that there is any reason that my learned brother is giving that we should wait. This is already delayed for about two years. Let us at least have our own Rules of Procedure and fix a date suitable to him for two or three consecutive days, so that we finish with this matter and I think the National Assembly may then find our rules fit to be adopted by them with such amendments or others which they might deem necessary but I don't think there is any reason for us to delay passing our laws for which so much efforts have been taken by this House and by you to draft them, Sir.

Mr. Chairman: Well, I am in the hands of the House but personally I tend to agree with honourable Mr. Soomro that we should take up the revised rules at the earliest opportunity possible. We have already taken, as is rightly pointed out, almost two years in finalizing them. Now this is still much better than the performance of the previous Senate who for five years or six years could not do anything about it and in the end they gave it up as a hopeless job. Now, we have concluded our deliberations, we have submitted a report and I think it is now for the House to approve or reject or amend it in any manner it may likes but if we leave it in order to synchronise it with what happens in the Legislative Assembly, in that case I think we may have to wait for another two years minimum and so since each House is the custodian and also the sole judge of its own proceedings, I think, it is for us to do whatever we want to do with our own rules and if they suit the National Assembly they may adopt them with such modification as they wish to but I think this would not be a sufficient reason to delay consideration of the amended rules in this House.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, then what I will do is that after talking to my honourable colleagues in this House, I think, we will try and bring it..........

Mr. Chairman: You bring a motion so that we can keep it on the Orders of the Day.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! وہ میرے پوائنٹ آف آرڈر کا کیا بنا؟

جناب چیئرمین : وہ دس منٹ اس میں پورے ہو گئے۔

مولانا کوثر نیازی : یہ تو کوئی تحریک التوا نہیں تھی جناب۔

جناب جام کرم علی : پوائنٹ آف آرڈر سر۔ میں نے بڑی اہم ایڈجرنمنٹ موشنز دی ہیں کافی وقت گزر گیا ہے ان میں ایک بھی ابھی تک نہیں آئی۔

جناب چیئرمین : سب آجائیں گی۔ آپ اس کے لئے ذرا صبر کریں۔

we come to the legislative business

مولانا کوثر نیازی : جناب چیئرمین ! میں عرض کروں گا کہ یہ بڑا Serious مسئلہ ہے آپ اس پر رولنگ فرمائیں..................

جناب چیئرمین : میں نے سن لیا ہے جہاں تک..................

مولانا کوثر نیازی : بس آپ رولنگ عطا فرمائیں یا تو آپ کل count کر لیں۔ کل آپ چالیس منٹ کر دیں۔

جناب چیئرمین : یہ نہیں ہو سکتا میں آپ کو رول سنا دیتا ہوں اگر آپ رول کی بات کرتے ہیں تو رول ہے وہ

On any one day the aggregate time taken for asking leave under Rule 72,or as the case may be, the grant or withholding of leave under Rule 73 shall not exceed half an hour.

کہیں یہ نہیں لکھا ہوا کہ یہ ضروری ہے کہ اسکو آدھ گھنٹہ devote کیا جائے۔

مولانا کوثر نیازی : آدھ گھنٹہ حق تو ہے ناں۔

جناب چیئرمین :- آدھا گھنٹہ shall not exceed اتنے تک حق ہے لیکن وہ دونوں sides کا حق ہے جس نے move کرنا ہے اس کا بھی اور جس نے جواب دینا ہے اس کا بھی اور اگر ہم ان کو مطلع نہیں کر سکے جنہوں نے جواب دینا ہے تو میرے خیال سے..........

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! اس ایوان کے ممبرز بڑی مشکلات میں ہیں اور بڑی مشکل سے وہ رولز کے تحت کوئی حق حاصل کرتے ہیں اب یہ آدھا گھنٹہ ہمارا حق ہے آدھے گھنٹے تک

[Maulana Kausar Niazi]

اس پر بحث ہو سکتی ہے اس سے بڑھے نہیں تو آدھے گھنٹے میں سے بھی اگر آپ کا سیکریٹریٹ دس منٹ کٹ کر دے توپھر یہ ایوان کے ساتھ زیادتی ہے.........

جناب چیئرمین : یہ سیکریٹریٹ نے نہیں کیا بلکہ یہ آپ کے ممبران نے اپنی غیر حاضری سے.................

مولانا کوثر نیازی: آپ کے پاس تحریک التوا بیسیوں کی تعداد میں رکھی ہوئی ہیں وہ کیوں نہیں یہاں موجود ہوتیں اگر کچھ حضرات موجود نہیں ہیں تو وہ ان کی جگہ زیر بحث آ سکیں۔

جناب چیئرمین: وہ ہونا چاہئے لیکن ہم نے جو رکھی تھیں اتنی ہی تھیں کہ آج کا پورا آدھ گھنٹہ اس پر صرف ہو جاتا...........

مولانا کوثر نیازی : آپ کا اندازہ صحیح ثابت نہیں ہوا۔ تو ہمیں سزا کس لئے مل رہی ہے۔

جناب چیئرمین : اس لئے کہ لوگ غیر حاضر تھے اگر سزا کسی کو ملنی چاہئے جو غیر حاضر تھے تو انہیں کو ملنی چاہئے۔

مولانا کوثر نیازی: مل تو ہمیں رہی ہے جناب والا! ہماری ایڈ جرنمنٹ موشنز کو نہیں لایا جا رہا وہ اس لئے کہ وقت نہیں ملتا اور جو ہمارا وقت ہے قاعدے کے تحت وہ بھی ہم نے پورا نہیں کیا۔

FURTHER DISCUSSION ON THE ENFORCEMENT OF SHARIA BILL, 1985

Mr. Chairman : Legislative business. Further consideration of the following motion moved by Qazi Abdul Latif and Maulana Sami-ul-Haq on the 6th of July that the Bill to enforce Sharia in the country (The encorcement to be called the Sharia Bill, 1987) be taken into consideration. We were at the stage of first reading to this Bill. I think a number of honourable members had spoken on the subject but we did not close the discussion on the last day if there are other speakers who would like to say something on the subject they can take the floor. Yes Mir Hussain Bakhsh Bangalzai.

میر حسین بخش بنگلزئی : جناب چیئرمین! اس معزز ایوان میں شریعت بل جس انداز میں پیش ہوا ہے میں اسی انداز میں اس بل کو پاس کرنے کے حق میں نہیں ہوں۔ بلکہ میں کچھ وضاحتیں اور کچھ تجاویز پیش کرنا پسند کروں گا کہ جہاں تک ۱۹۷۳ء کے آئین کا تعلق ہے لوگ اور پولٹیکل پارٹیز اس کو متفقہ آئین سمجھتے ہیں اور اس آئین کے اوپر تمام سیاسی لیڈروں کے دستخط موجود ہیں جس میں کہ علمائے کرام.................. مداخلت

اس میں تمام سیاسی پارٹیوں کے رہنمائے کرام کے جو کہ اسی زمانے میں پارلیمنٹ کے ممبر تھے دستخط اس پر ثبت ہیں اور جبکہ پورے ملک کے اندر اس انداز میں ۱۹۷۳ء کے آئین کو لیا جا رہا ہے تو اس آئین کو کسی طریقہ سے نہ چھیڑا جائے۔ میں اس حوالے سے یہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں یہ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ کوئی قانون اس قسم کا نہیں بنایا جائے گا۔ جو قرآن کے منافی ہو۔ قرآن و شریعت کے منافی ہو۔ تو جو باتیں قرآن میں واضح طور پر کہی گئی ہیں انکے خلاف کوئی بھی قانون ملک کے اندر وضع نہیں کیا جانا چاہئے، لیکن جن باتوں سے قرآن نے منع کیا ہے اس میں ظاہر ہے کہ وہ معاشرے میں مستعمل بھی ہیں اور اسکے خلاف کوئی ممانعت نہیں ہے۔ پھر جہاں تک قانون بنانے کا تعلق ہے اس وقت، کیونکہ ملک کے اندر شورائی نظام موجود ہے، سب سے پہلا کام پارلیمنٹ کا یہ ہے کہ پارلیمنٹ کسی بھی ایسے قانون کو چیک کر سکتی ہے جو قرآن اور سنت کے خلاف ہو۔ اگر پارلیمنٹ سے کوئی غلطی ہو تو پھر دوسری سطح پر اسلامی نظریاتی کونسل موجود ہے کسی بھی قانون کے بارے میں جو قرآن اور سنت کے خلاف ہو پارلیمنٹ اس سے رہنمائی لے سکتی ہے۔ اگر پارلیمنٹ یہ سمجھے کہ کسی بھی جگہ پر پارلیمنٹ اور اسلامی نظریاتی کونسل سے بھی کوئی کمی رہ گئی ہے تو پھر تیسری سٹیج پر فیڈرل شریعت کورٹ موجود ہے۔ چونکہ ملک کے اندر قانون ساز ادارہ پارلیمنٹ ہے اور اس کو assist کرنے کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل موجود ہے پھر اس کے بعد اس کو اسسٹ کرنے کے لئے فیڈرل شریعت کورٹ موجود ہے۔ اب جیسا کہ شریعت بل میں کہا گیا ہے کہ تمام عدالتوں کو اس بات کا اختیار دیا جائے کہ وہ کسی قانون پر اس انداز میں فیصلہ دیں کہ آیا وہ شریعت کے منافی ہے یا نہیں ہے تو اس نقطہ نظر سے جناب والا! قانون کو روبہ عمل لانے میں ایک بہت زبردست خلا واقع ہو گا جس کو پُر کرنا بڑا مشکل ہو گا۔ کیونکہ

[Mir Hussain Buksh Bangelzai]

interpretation کا جہاں تک تعلق ہے اور جس ادارے کو بھی یہ اختیار دیا گیا ہو۔ مثلاً ایک تحصیلدار کی کورٹ ہے ایک اسسٹنٹ کمشنر کی کورٹ ہے ایک ڈپٹی کمشنر کی کورٹ ہے۔ اب اگر اس کو یہ اختیار دیا جائے اور تحصیلدار صاحب یہ فرمائیں کہ فلاں فلاں قانون شریعت کے خلاف ہے تو کون اس کو چیک کرے گا۔ پھر اس میں یہ کہا گیا ہے کہ تمام علمائے کرام کو جج مقرر کیا جائے بلکہ اسکے لئے آئین میں زبردست وضاحت موجود ہے کہ ایک ججمنٹ کا ایک سلسلہ رکھا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص اسکو fulfil کر سکتا ہے جو اس qualification کو fulfil کر سکتا ہو خواہ وہ علماء کرام میں سے ہو ججز میں سے یا کوئی بھی شہری ہو تو جج مقرر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا میں اس میں بھی ترمیم چاہتا ہوں کہ صرف علماء کرام کو جج مقرر کیا جائے کیونکہ وہ اسلامی لاء کو زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں بلکہ اس کے مقابلے میں ہر وہ شخص ہر وہ شہری خواہ عالم ہو یا کوئی دوسرا شخص ہو وہ اتنا علم رکھتا ہو کہ وہ اس معیار پر پورا اتر سکے تو اس کو جج مقرر کئے جانے کا بالکل حق موجود ہے اور اس کو حق دیا جانا چاہئے۔ ان الفاظ کے ساتھ کہ کوئی قانون جو اسلام کے repugnant نہ ہو، جیسا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں کہا گیا ہے۔ اس آنریبل ہاؤس میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ اس شریعت بل کو من وعن پاس کرنے کی بجائے کچھ ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: احمد میاں سومرو صاحب۔

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, we are at the first reading of this Sharia Bill pertaining to its principles. Sir, there can be no doubt that every Muslim of this country would want to be governed by laws which are in accordance with the Holy Quran and Sunnah. No one here has the right to dub anybody as a 'Kafir' or a Non-Muslim because that is actually between God and man, it is not for man to determine what is going to be the judgement of Allah in the case of any other individual. For the purpose of this Act Sir, before us I think we can not deny that this country which we call 'Pakistan' was created for the purpose of *Musalmans* to live according to their religion. Sir, we can not be oblivious to existing circumstances. We can not be oblivious to the fact that there are lot of underhand enemies working to disintegrate this country. We can not be oblivious to the fact that many people are even trying to undermine our religion and therefore, it is essential that we take our decisions on the principle of consensus. Sir, we have got the 1973 Constitution which was unanimously adopted I would say, except

may be one or two dissenting, and passed by the Constituent Assembly and for which even now the demand throughout the country is that elections in future be held under this 1973 Constitution. Sir, the 1973 Constitution has already taken care and I would read the relevant provision with your permission, Sir, to show how it has always been kept in mind that Islam shall be the State religion of Pakistan which is in Article 2 of the Constitution Sir. Then we have Article 2-A which is the Objective Resolution to form part of substantive provisions. Now, the Objective Resolution, Sir, the principles and provisions set out in the Objectives Resolution which are reproduced in the Annexure, is made a substantive part of the Constitution and shall have effect accordingly. Now Sir, those are specified in the Constitution in the annexure and if we see, I would not waste the time of this honourable House, but briefly I would say that it starts saying: Whereas sovereignty over the entire Universe belongs to Allah Almighty alone, and the authority which He has delegated to the State of Pakistan through its people for being exercised through its people for being exercised within the limits prescribed by Him, is a sacred trust. The Constituent Assembly representing the people of Pakistan framed a Constitution for the sovereign, independent State of Pakistan wherein the State shall exercise its powers and authority through the chosen representatives of the people; wherein the principles of democracy, freedom, equality, tolerance and social justice as enunciated by Islam, shall be fully observed; wherein the Muslims shall be enabled to order their lives in the individuals and collective spheres in accordance with the teaching and requirements of Islam, as set out in the Holy Quran and the Sunnah.

Sir, Article 31 deals with Islamic way of life. "Step shall be taken to enable the Muslims of Pakistan, individually and collectively to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam and to provide facilities whereby they may be enabled to understand and lead their lives according to the Holy Quran and Sunnah."

Sir, then we have Article 203-B dealing with the Council of Islamic Ideology, Sir. Wherein the Federal Shariat Court under Article 203-C, sub-article (3A) provides that not more than 4 judges shall be from

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

persons who are or qualified to be judges of the High Court and also not more than 3 from the Ulema.

So, the Constitution does already make a provision for the composition of the Council of Islamic Ideology whereby we have Ulemas on that.

Sir, let it not be forgotten that also Article 227 provides that all existing laws shall be brought in conformity with the injunctions of Islam as laid down in the Holy Quran and Sunnah. So, my main objective was to point out that the Sharia Bill, as far as it says that the main source of Sharia is Quran and Sunnah of the Prophet (May Peace Be Upon Him), Sir, is acceptable but if we go to the other sub-clause (c) *ie.* any order, rule based on consensus shall be deemed to be an act of Sharia and such injunctions as were codified by the accepted and recognised jurisprudents 'Mujtahidin' of Ulemas deriving their sanctity from the Quran and Sunnah and 'Ijma' through 'Qias' and 'Ijtehad' shall be deemed to be an act of Sharia. Now as far as Quran and Sharia being the main source of all laws, there can be no dispute. But we cannot be oblivious to the fact that there are sects of various thoughts on Islam in Pakistan and they differ in their manners of practising Islam. We have various sects—we have the Sunnis; we have the Shias and we have then again sub-sects of those main sects. There are differences of opinion between them. Let us not at this stage endeavour to create further factions. This country is passing through a very very dangerous stage where unity of the nation is required. Let us not try to create or widen the gulf between the various sects. I would feel that if we restrict ourselves to the fact that all laws must be in accordance with the Quran and Sunnah that and that would, I think, serve the purpose for which this country is created and for running our lives as Quran and Sunnah is a code itself in all respects.

Then Sir, section 4 of this Sharia Bill, particularly, Sir, I would very much differ in that where we give all the courts the power to decide cases and other matters in accordance with Sharia. Let me say, Sir, that a Tehsildar who is also a Magistrate can sit in a judgement and nullify what the Parliament says. Parliament is a representative of the people.

Majlis-i-Shoora exists in Islam. Where would we be going merely by having any court of the lowest status having jurisdiction setting aside laws even if unanimously passed by Parliament? We would be nullifying the entire system which is going on in this country. We ask for parliamentary democracy and we have got it though not as much as we wanted but we are going in that direction. If we now accept the principle that the laws passed by us could be thrown out by a Tehsildar then where do we stand? I would go Sir, even a step further in saying about the Federal Shariat Court. Even that cannot and should not transgress the jurisdiction of Pariliament. We have to feel that Parliament is supreme; we have to understand that and practise that and of course, it has to function within the four corners of Quran and Sunnah. That is the main thing. After all representatives in these Houses consist of very learned Ulemas for whom we have great respect and regard and we are guided by them. We are fortunate to have their presence in Parliament. They guide us and we should accept their guidance. But we cannot be expected to cut off our hands and pass on all the authority to the courts however low they may be to nullify what we have done and to frame laws in accordance what they feel is Sharia? This Sir, would be giving them a dangerous power. Then in Section 5 Sir, the jurisdiction of Federal Shariat Court to which I already referred, says, "shall without any exception have jurisdiction in all matters and cases." Now, this would include Sir, even legislative jurisdiction. How can we delegate our legislative powers to the Federal Shariat Court. Then dissolve Parliament. Give every thing to the Federal Shariat Court. Let them legislate, let them do everything, what is this Parliament for? What are the public representatives for? So, this Section in the Act, I think, Sir, would not be suitable in my opinion, Sir.

Then as far as section 10 is concerned it says, 'Ulema to be appointed as judges'. There is no difference of opinion Sir, they can also be appointed but if the intention is that they should exclude non-ulemas then Sir, what about those lawyers, those jurists with experience of 30,40,50, years? How can we exclude them? And the Constitution as I earlier pointed out Sir, has already in Article 203-C sub-article 3-A provided for ulemas to be on the Islamic Ideology

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

Council to which cases are referred to and the Majlis-e-Shoorah can even refer cases to them, the Governor can refer cases to them, the President can refer cases to them, as we have had instances for their opinion Sir. Then, as far as interpretation of Quran and Sunnah is concerned. Sir, I think going into this deeply at present would not do much good to the country. There are people of different sects who interpret it in their own way whose belief is different from one another sect and at this stage, as I earlier pointed out Sir, let us try to get the nation together, let us try to bring unity, rather than try to now widen the gulf as we are already, as I said, in a very dangerous situation, where unity is basically required and having the laws in accordance with the Quran and Sunnah would serve our purpose Sir. Thank you Sir.

Mr. Chairman : Thank you. Any other speaker? Burhan-ud-Din Khan Sahib. آپ تو اس پر پہلے بول چکے ہیں۔

شہزادہ برہان الدین خان مجاہد: جناب والا! ابھی باتیں ہو رہی ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میں شریعت کے اوپر مزید کچھ عرض کروں۔

جناب چیئرمین : چلیں، ارشاد فرمائیں۔

شہزادہ برہان الدین خان مجاہد : جناب والا! پاکستان کو بنے ۴۰ سال ہو گئے اور پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے وقت مسلم لیگ کا نعرہ یہی تھا کہ لاالہ الااللہ، تو آج انہوں نے اس چیز کے اوپر کوئی پیش رفت بھی نہیں کی، ابھی چند سال ہوئے کہ انہوں نے اس پر کچھ کام شروع کیا ہے اور شوریٰ میں بھی اس پر بات ہوئی مگر میں بہت افسوس سے کہتا ہوں کہ ہمارے بھائیوں میں اسکو آگے بڑھانے کا کوئی جذبہ نہیں ہے مثلاً صدر صاحب نے بہت اچھی بات کی تھی جسکے اوپر اسی ہاؤس میں انکے اوپر نکتہ چینی کی گئی۔ اس نے صاف کہا تھا کہ یہ جو حضرات نیشنل اسمبلی میں ہیں انکا رجحان کچھ انگریزی کی طرف ہے تو وہ صحیح بات تھی تاکہ یہ لوگ سمجھ جائیں، انکو تھوڑی غیرت آجائے تاکہ یہ اسلام کیلئے ذرا زیادہ کوشش کریں۔

جناب والا! میں تو کہتا ہوں کہ یہ صحیح ہے اور قرآن اور سنت کو جب سب مانتے ہیں تو پھر اس بل کو پاس کریں، تمام قانون اسی کے مطابق ہونے چاہئیں، وکلاء صاحبان، ججز صاحبان کو اسلامی قانون کی کتابیں پڑھنی چاہئیں یہ نہیں کہ کہ وہ ججز نہیں ہوں گے، وہ ججز

ہوں مگر وہ اسلامی قانون کو پڑھیں اور اسلامی قانون کے وہ ججز بھی اسی کرسی پر بیٹھیں گے۔ ہمارا مقصد بھی یہی ہے کہ اس چیز کو کوئی سمجھے، اسلام کے شریعت کے قانون کو سمجھے اور اگر ۱۹۷۳ء کے آئین کی بات آپ کرتے ہیں تو اس کے مطابق تو دس سال میں آپ کی قومی زبان رائج ہو جانی چاہئے تھی ابھی تک وہ نہیں ہوئی ہے، پہلے آپ اس کو لائیں پھر اس کے بعد آپ یہ باقی باتیں کریں میں تو آپ سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ یہ قانون ابھی اور اسی وقت پاس کیا جائے اور مسلم لیگ پر جو پہلے لوگوں کی بے اعتمادی تھی وہ اسی وجہ سے تھی اور پھر اگر یہ نہیں کیا گیا تو مسلم لیگ پر کسی کا اعتماد نہیں رہے گا۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں.......

سردار خضر حیات خان : جناب آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ.................

جناب چیئرمین : آپ پہلے بول نہیں چکے!

سردار خضر حیات خان : جناب بول تو چکا ہوں لیکن چند نکات جو ابھی برہان الدین صاحب نے کہے ہیں میں ان کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں پہلے ان حضرات کو موقع دیجئے جو پہلے نہیں بولے، تو جناب شیخ علی محمد صاحب۔

شیخ علی محمد : بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب چیئرمین صاحب شریعت بل کے اوپر کافی دنوں سے کافی بحث ہو چکی ہے اس وقت قوم کو جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ قوم میں اتحاد ہو، قوم میں یکجہتی ہو، قوم میں ہم آہنگی ہو اور کوئی بھی ایسی بات نہ ہو جو قوم میں اختلاف اور نزاع کا باعث بنے اس وقت لوگوں کے جذبات اتنے بھڑکے ہوئے ہیں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر فساد ہو جاتے ہیں، گولیاں چلتی ہیں، قتل عام ہوتا ہے، جب سے یہ بل پیش ہوا ہے آپ نے دیکھا ہو گا کہ اخباروں میں کئی سیاسی پارٹیوں، سیاسی رہنماؤں مذہبی پارٹیوں، مذہبی رہنماؤں نے اس بل کی بعض وجوہات کے اوپر مخالفت کی ہے، یہ تو یقینی بات ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور یہاں پر اسلامی قوانین رائج ہونے چاہئیں بالکل ٹھیک ہے، جہاں تک قرآن اور سنت کا تعلق ہے اس کے نفاذ سے کسی بھی مسلمان کو اختلاف نہیں ہو سکتا لیکن اس کے بعد اجماع اور دوسری جو باتیں ہیں ان میں کافی اختلافات ہوں گے، ہمارے ہاں سنی ہیں شیعہ ہیں، اور کئی فرقے ہیں جن کو ان باتوں میں اختلاف ہو گا چنانچہ اس بل کو اس صورت میں پیش کرنا بہت ہی خطرناک ہو گا، لہٰذا ضروری ہے کہ اس بل کو اس انداز میں پاس کیا جائے کہ پوری قوم کے مفاد

[Sh. Ali Muhammad]

کے مطابق ہو' قرآن اور سنت کے مطابق ہو' جناب والا! جیسے ابھی ہمارے سومرو صاحب نے فرمایا کہ اگر ایک تحصیلدار بھی ہمارے قوانین کو ٹھکرا دے اور اپنی انٹرپریٹیشن کرے تو کام کیسے چلے گا تو جناب میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر شریعت بل پاس کرنا ہے تو اس میں ضروری ترامیم کی جائیں' اس کے بعد کسی کو اختلاف نہیں ہو گا۔ اس حالت میں اس بل کو پیش کرنا بہت ہی خطرناک ہو گا اور پوری قوم کے لئے نقصان کا باعث ہو گا۔ شکریہ!

جناب چیئرمین : شکریہ! سردار خضر حیات خان صاحب۔

سردار خضر حیات خان : جناب چیئرمین! میں سمجھتا تھا کہ محرکین بل موجودہ صورت حال میں جس سے کہ ملک گزر رہا ہے کوئی ایسی چیز نہیں کریں گے جس سے تفرقہ بازی ہو' ایسے حالات پیدا ہوں کہ قوم بٹے بلکہ اسوقت ضرورت اس امر کی ہے کہ اتحاد پیدا ہو اور کوئی ایسی بات نہ کی جائے۔ محبّ وطن افراد جو ہیں وہ لوگوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کریں' بدقسمتی سے اس بل سے قوم میں اختلافات پائے جا رہے ہیں اور ہیں تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم ان محرکین سے اپیل کریں کہ وہ اس بل کو واپس لے لیں اور ایسا بل پیش کیا جائے جس پر کس کو اختلاف نہ ہو۔ موجودہ صورت میں یہ بل ایک تو بل کی صورت ہی میں نہیں ہے نہ اس طرح قانون بن سکتا ہے نہ اس کی کوئی ایسی چیز ہے جس سے کہ وہ implement ہو سکے' یہ ایک صرف سفارش کی سی صورت ہو سکتی ہے' بل کی صورت میں اس کو implement کرنا ایک ناممکن بات ہے اس لئے میری محرکین سے یہ درخواست ہو گی کہ اس کو واپس لے لیں تاکہ ایک ایسا بل پیش ہو سکے جس پر کسی کو اختلاف نہ ہو۔

جناب والا! ہم سمجھتے ہیں کہ ۱۹۴۷ء سے لے کر اب تک ہم یہ چاہتے آئے ہیں کہ پاکستان میں نفاذ شریعت ہو' آج پاکستان کا کوئی شہری بھی ایسا نہیں ہے جو یہ چاہتا ہو کہ شریعت کا نفاذ نہ ہو' لیکن شریعت ایسی جو بالکل قرآن و سنت کے عین مطابق ہو' قرآن اور سنت سے آگے بڑھنا ایسا نہ پاکستان کے شہریوں کا ارادہ ہے نہ وہ چاہتے ہیں' ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو بھی اس ملک میں ہو وہ صرف قرآن اور سنت کی حد تک ہو اور جو آگے انکی انٹرپریٹیشنز وغیرہ پر جھگڑے ہیں ان کو ختم کرنے کے لئے کوئی بھی قانون پیش کیا جائے' اس

لئے یہاں پر یہ جو بل ہے یہ بل سارا جھگڑا ہی جھگڑا ہے اور یہاں پر یہ جھگڑا نہیں ہے کہ شریعت نافذ نہ کی جائے بلکہ ہمارا یہ جھگڑا ہے کہ ایسا قانون پیش کیا جائے جس پر جھگڑے نہ ہوں اس لئے میں محرکین سے یہ عرض کروں گا کہ ایسا بل ہونا چاہئے جو implement بھی ہو سکے موجودہ صورت میں نہ یہ بل implement ہو سکتا ہے اور نہ ملک اور قوم کو متحد کر سکتا ہے اس لئے میری ان سے یہ درخواست ہے کہ وہ صرف کوئی ایسا قانون پیش کریں' جیسا کہ سینیٹر برہان الدین صاحب نے ابھی کہا ہے' میرے محترم بزرگ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر مسلم لیگ نفاذ شریعت نہیں کرے گی تو لوگوں کا اعتماد اس سے اٹھ جائے گا تو میں عرض کروں گا کہ مسلم لیگ نفاذ شریعت کے لئے پر خلوص ہے اور کرے گی اور چاہتی ہے کہ کرے لیکن ایسی شریعت جو صرف قرآن اور سنت پر مبنی ہو اسکے علاوہ کوئی شریعت کسی پاکستانی کو قابل قبول نہیں ہے' پاکستانی صرف قرآن و سنت کی شریعت کو قبول کریں گے اس سے آگے چلنے کیلئے تیار نہیں ہیں اور یہی انکا مطالبہ ہے اور اس مطالبے پر حکومت پاکستان عمل کرانے کیلئے ہمیشہ سے تیار ہے اور موجودہ حکومت تو اسکے لئے پر خلوص ہے اور کام کر رہی ہے' پہلی نویں آئینی ترمیم بھی جو ہے وہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکومت اسکے لئے واضع طور پر کام کر رہی ہے اگر کسی نے کوئی کام آج تک نفاذ شریعت کیلئے کیا ہے تو موجودہ حکومت نے جناب جونیجو صاحب کی قیادت میں کیا ہے جو پاکستان کیلئے تمام راستے صاف کر رہی ہے اور مجھے یقین کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا جو ضرور ہو گا تو پاکستان میں جلد از جلد نفاذ شریعت ہو جائے گا لیکن نفاذ شریعت اسی طریقے پر جس طریقے سے ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ اس میں اختلافات ہوں گے بلکہ جس پر ساری قوم متحد ہو جائے گی اور صرف قرآن و سنت کی حد تک ہم چلنے کے لئے تیار ہیں۔ قرآن و سنت کی اس حد تک جس کی انٹرپرٹیشن ہر فرقے کو قبول ہو۔ اگر یہ ہو جائے تو ہم اس بل کو منظور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ موجودہ صورت حال میں نہ یہ بل منظور ہونے کے قابل ہے اور نہ سینٹ یہ پاس کرنے کو تیار ہو گی۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ موجودہ صورت میں نہ اس بل کو پاس کیا جائے اور نہ اس پر غور کیا جائے بلکہ محرکین سے اپیل کروں گا کہ موجودہ صورت میں اس کو واپس لے لیں تا کہ قوم تفرقے سے چھوٹ جائے' میں ان الفاظ کے ساتھ جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>جناب چیئرمین</u> : شکریہ! کوئی اور صاحب؟ جناب نیازی صاحب۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیریں دل خان نیازی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب! ۴۶ اسلامی مملکتیں اور بھی ہیں اور کسی میں قرآن کی شریعت نہیں ہے ہم نے کوشش کی کہ ہمارے پیارے پاکستان میں شریعت نافذ ہو شریعت قرآن کی ہو اسلام میں قرآن ہے۔ قرآن نمبرون سورس آف لاء ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت نمبر ۲ ہے۔ انہوں نے یمن کے گورنر کو اپوائنٹ کرتے ہوئے اس سے پوچھا تھا کہ تم یمن میں جا کر کیسے حکومت چلاؤ گے تو انہوں نے فرمایا کہ میں قرآن کے مطابق فیصلہ کروں گا انہوں نے دوبارہ فرمایا کہ قرآن میں وہ بات نہ ہو تو پھر کیا کرو گے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی سنت سے استفادہ کروں گا انہوں نے کہا کہ اگر سنت میں بھی وہ بات نہ ہو تو پھر کیسا فیصلہ کرو گے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی عقل استعمال کروں گا۔ یہ سنت ہمارے پاس ہے اور یہی طریقہ ہے۔ قرآن میں جو کچھ ہے اسی کے مطابق ہمیں پاکستان میں عمل کرنا چاہیئے۔ قرآن میں صاف لکھا ہوا ہے کہ فرقہ پرستی شرک ہے قرآن میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اگر ہم قرآن کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے تو ہم کافر ہیں۔ قرآن کو سپریم لاء بنا کر ہمیں شریعت کو بنانا ہے۔ شریعت نافذ کرنے میں کئی دشواریاں ہیں۔ شریعت ایک دن میں نافذ نہیں ہو سکتی۔ میں چاہتا ہوں کہ آج ہی ہو۔ مگر نہیں ہمارا ۱۵ فیصد نیشنل بجٹ انٹرسٹ میں جاتا ہے۔ ہم ابھی فارن کے ۴۰/۳۰ بلین کے قرضہ دار ہیں۔ سود کے خلاف قرآن میں چار پانچ جگہ واضح الفاظ میں آیا ہے کہ یہ حرام ہے اور اس کے خلاف جنگ کرنی چاہیئے۔ اس لئے نظام مالیات کو بھی اس میں شامل کیجئے۔ کہ پاکستان میں جب شریعت نافذ ہو گی تو پاکستان میں نظام مالیات کیا ہو گا؟ وہ جب تک مسئلہ حل نہیں ہو گا آپ شریعت نافذ نہیں کر سکتے۔ میں شریعت کے حق میں ہوں۔ شریعت نافذ کرنی چاہیئے مگر باقی بندوبست جو ہے نظام مالیات کے بغیر ہم نظام شریعت نہیں چلا سکتے اور شریعت ایک دن میں بھی نافذ نہیں کر سکتے۔ ہمیں ابھی مسلمانوں کو مسلمان بنانا ہے میں بڑی معذرت کے ساتھ کہتا ہوں۔ حقیقت میں ہم قرآن سے بہت دور ہیں۔ قرآن کی کسی درسگاہ میں نہ کوئی چیئر ہے نہ اس پر بحث ہوتی ہے نہ کچھ پڑھایا جاتا ہے۔ میں نے دینی درسگاہوں کا سلیبس دیکھا اس میں بھی کوئی اڑھائی تین سپارے یا دس پارے پڑھائے جاتے ہیں اور باقی فرد پر چھوڑا جاتا ہے کہ وہ الحمد سے لیکر والناس تک پڑھے۔ قرآن میں ہر ایک چیز categorically لکھی ہوئی ہے۔ تو زیادہ بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے مگر یہ کہنا کہ ہم سپیشلسٹ ہیں، سپیشلسٹ کوئی نہیں ہے سب ایجوکیٹڈ

لوگوں کو قرآن تدبر اور تفکر سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کرنا چاہئے اور اگر ہم الحمد سے لیکر والناس تک اس کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں تو ہم شریعت آج نافذ کر سکتے ہیں۔

میری درخواست ہوگی کہ نظام مالیات کو بھی اس میں شامل کریں کہ پاکستان میں نظام مالیات کیپٹل ازم پر ہوگا یا اسلامی نظام پر ہو گا؟ اگر ہمارا سودی نظام ہے تو ہم آج تو شریعت نافذ نہیں کر سکتے۔ حالانکہ ہماری خواہش ہوگی کہ آج نافذ کر دیا جائے۔ ہمیں پتہ کرنا چاہئے کہ ۴۶ اسلامی مملکتیں ہیں ان میں اسلام کا قرآنی نظام کیوں نہیں نافذ ہوا۔ وجوہات معلوم کی جائیں۔ میں نے چند روز پہلے ذکر کیا تھا کہ ۱۹۵۳ء میں ایک امریکن یونیورسٹی میں انہوں نے یہ تحقیق کی کہ جو نئے نئے مسلم ممالک دنیا میں آ رہے ہیں ان کے قوانین کیسے بنیں گے' ان کا کیسے ہم فیصلہ کریں۔ کانگریس آف امریکہ نے اس سیمینار کو سپانسر کیا اس میں تین چار سکالروں نے کوئی بیروت سے تھا کوئی ترکی سے تھا اور جو امریکہ میں تھے وہاں پر بحث کی۔ ۱۹۵۳ء میں وہ اس سوچ میں تھے کہ یہ جو مسلم مملکتیں آزاد ہو رہی ہیں وہاں یہ اسلامی نظام کیسے چلائیں گے ہمیں بھی چالیس سال ہو گئے ہیں شریعت کا نام تو ہم سنتے ضرور ہیں مگر انصاف اس ملک میں نہیں آ سکتا جب تک ہم قرآن کو اپنا آئین نہ بنالیں۔ آپ کسی کچہری میں جج صاحب کے پاس جائیں۔ پلندے کے پلندے پنڈنگ کیسز کے پڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے ہاں کسی زمانے میں فرنٹیر کرائمز ریگولیشن تھا حالانکہ بعد میں اسکو نکال دیا گیا۔ ابھی ہمارے پاس ٹرائبل ایریا ہے نہ وہاں پر کوئی کورٹ ہے نہ کوئی وہاں تھانیدار ہے نہ وہاں پر کوئی تحصیلدار ہے سب ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے۔ چترال کے ہمارے سینٹر صاحب ہیں ان کے خاندان نے تین چار سو سال حکومت کی۔ شریعت نافذ تھی مگر کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا۔ سعودی عرب میں شریعت ہے۔ چوری ہوتی ہے ٹھیک ہے حج کے زمانے میں کسی ایک آدھ پاکستانی یا یمنی کا ہاتھ کٹ جاتا ہے باقی عام طور پر وہاں چوری نہیں ہے۔ لوگ نماز پڑھنے جاتے ہیں دکانیں کھلی رہتی ہیں۔ تو کوئی ایسا ہی سسٹم ہمیں اختیار کرنا چاہئے۔ مگر ساتھ ہی ہمارے مولوی صاحبان ہیں جو درسگاہیں چلا رہے ہیں ان سے میری درخواست ہوگی کہ وہ اپنے سلیبس کو قرآن کے مطابق بنائیں۔ تب ہم نئی پود کو تیار کر سکیں گے جو شریعت نافذ کرے گی کر سکے گی اور چلائے گی۔

Parliament is supreme according to the Constitution.

[Maj. Gen. (Retd) Sheren Dil Khan Niazi]

جو ہمارے باہر فیصلے ہوتے ہیں وہ پارلیمنٹ میں ہونے چاہئیں جہاں balanced personalities ہوتی ہیں اور جو قانون ہم پاس کریں وہ پارلیمنٹ کے ذریعے ہونا چاہئے۔ شریعت ضروری ہے مگر شریعت نافذ کرنے میں ہمیں اسٹیج وائز جانا پڑیگا۔ ایک دم ہم آج نافذ نہیں کر سکتے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : ۔ شکریہ ! جناب شاد محمد خان صاحب !

جناب شاد محمد خان : جناب چیئرمین صاحب ! کون بد قسمت ہو گا جو کہ اس ایوان بالا کے پلیٹ فارم سے شریعت کے نفاذ کی مخالفت کرے گا۔ اس سے قبل حکومت نے نہایت جراٴتمندانہ اقدام کرتے ہوئے نواں ترمیمی بل اس ہاؤس میں لاکر پاس کرایا ہے جس میں دو بڑی چیزوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ قبل ازیں قرار داد مقاصد آئین کا جزو تھی اور نفاذ شریعت کے لئے تاریخ کا تعین کا عرصہ مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن نویں ترمیم کے ذریعے اس شرط کو اڑا دیا گیا ہے اور قانون کی منظوری بھی دی گئی کہ فی الفور نفاذ شریعت ہو۔ دوسرا بڑا اقدم جو اس بل میں حکومت نے اٹھایا ہے وہ عائلی قوانین کی منسوخی ہے۔ جس کو علماء کے طبقے میں اور دیندار طبقے میں بے حد سراہا گیا ہے۔ اب چاہئے تو یہ تھا کہ محرکین شریعت بل حکومت کے ان اقدامات کو عملی شکل دینے کے لئے انتظار کرتے تاکہ بتدریج اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے تحت شریعت کا نفاذ کیا جاتا۔ یہاں پر محرکین نے شریعت بل جو پیش کیا ہے ہمیں جلدی میں کوئی ایسے اقدام نہیں کرنے چاہئیں کہ یہ شریعت بل کل تضادات کا شکار ہو کر پریشانی کا باعث بنے۔ ہمیں چاہئے کہ اسکو ایسے طریقے سے ترمیمات سے مزین کر کے اجاگر کریں تاکہ ہر مکتب فکر کے لئے قابل قبول ہو۔

حضور والا ! محرکین اس کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں حکومت کے ساتھ افہام و تفہیم کا راستہ اختیار کریں تاکہ ایک ایسا لائحہ عمل اختیار کیا جائے جس میں شریعت کا بول بالا ہو اور اس کے نفاذ سے سب مکاتب فکر کی دلجوئی ہو سکے اور ان کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔ حضور والا ! اگر یہ کسی مکتب فکر کی اجارہ داری تصور کی بھی جائے تو میں اس کے حق میں نہیں ہوں۔ اگر صرف قرآن و سنت پر عمل کیا جائے تو وہ عین اسلام ہے۔ مجھے یاد ہے اور ہم نے تاریخ میں پڑھا ہے کہ خلفائے راشدین کے وقت میں صرف قرآن اور حدیث کا نفاذ ہوا کرتا تھا اور کسی کی بھی دل شکنی نہیں ہوتی تھی۔ اس کے بعد امام صاحبان آئے۔ انہوں نے اپنی بساط اور بصیرت کے مطابق فقہ

ترتیب دیا جو کسی ایک مسلک کو قابل قبول ہوتا ہے اور دوسرے کو نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر حضور والا! اگر میں یہ عرض کروں کہ حضرت امام ابو حنیفہ صاحب نے ایک عورت کو ۸۰ سال تک انتظار کرنے کا حق دیا ہے تاکہ اس کے خاوند کے مرنے یا جینے کا پتہ چل سکے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ شافعی مذہب میں چار سال کا انتظار کرنے کا کہا گیا ہے جو عین ان حالات کے مطابق ہے۔ ممکن ہے انہوں نے اس وقت حضرت نوح علیہ السلام کی ۱۰۰۰ یا ۹۰۰ سالہ زندگی کو مدنظر رکھ کر ۸۰ سال مقرر کئے ہوں لیکن آج کل کے حالات میں وہ قابل عمل اور قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا حضور والا! ہمیں یہ موقع دیا جائے حکومت کو یہ موقع دیا جائے تاکہ افہام و تفہیم سے ایک ایسا طریقہ کار وضع کریں تاکہ ہر مکتب فکر کی دلجوئی ہو اور یہ قوم انتشار کا شکار نہ بنے۔ جہاں تک نفاذ شریعت کا تعلق ہے میں نے پہلے بھی اشارۃً کہا اور اب بھی کہوں گا کہ اس کا فی الفور نفاذ ہونا چاہئے اور حکومت کو اس چیز میں دیر نہیں کرنی چاہئے اور بروقت اقدام کر کے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہئے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین : شکریہ! اور کوئی صاحب؟ جناب چھتاری صاحب۔ آپ بھی ایک دفعہ بول چکے ہیں۔

جناب راحت سعید چھتاری : حضور والا! اس کے بارے میں، میں نے جو پچھلی دفعہ آپ نے اظہار خیال کا موقع دیا تھا یہ عرض کیا تھا کہ موجودہ شکل میں نہ یہ بل ہے نہ یہ شرعی ہے۔ بل تو اس لئے نہیں کہ declaratory چیزیں ہیں اور بل ڈکلیمیٹری چیزوں سے نہیں بنا کرتا۔ شرعی اس لئے نہیں ہے کہ اس کے بہت سے قوانین شریعت کے خلاف ہیں۔ اس لئے ہم یہ چاہتے تھے کہ اس میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ یہ شریعت کے مطابق ہو جائے۔ مثال کے طور پر آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا کہ موجودہ شریعت بل کے اوپر کتنے مسلمان طبقے ہیں جنہوں نے اعتراضات کئے اور شریعت کا جو Fundamental basis ہے وہ یہ ہے کہ

واعتصمو بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا

اور یہاں ولاتفرقو نہیں تفرقو ہی تفرقو ہے۔ اگر اسے موجودہ حالت میں accept کیا جاتا ہے تو یہ تو خود شریعت کے خلاف ہے یہ شریعت کا نفاذ نہیں ہے بلکہ یہ امہ کو کمزور کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

[Mr. Rahit Saeed Chattari]

دوسری گزارش یہ ہے کہ اس میں بہت سی ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں کہ جن کے بارے میں مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ یہ بڑی حد تک غیر شرعی ہیں۔ مثال کے طور پر اس میں یہ کہا گیا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم کے خلاف مقدمہ چلایا جاسکتا ہے اور انہیں کورٹ میں لے جا کر کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ چیز غیر شرعی ہے اور اس لئے غیر شرعی ہے کہ جہاں تک نص قرآنی کا تعلق ہے وہاں یہ بات واضح طور پر کہہ دی گئی ہے۔

یٰایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

لیکن اس پر بہت سے ہمارے علماء یہ کہتے ہیں کہ اولی الامر جو ہے اس کی یہ تعریف ہونی چاہئے وہ تعریف ہونی چاہئے۔ جو قرآن میں نہیں ہیں۔ قرآن میں اولی الامر کی ایک تعریف کی گئی ہے وہ ہے "منکم"۔ ایک یہ منکم اس پہ apply نہیں کرتا تو یقیناً آپ اسے court میں بھی لے جا سکتے ہیں اسکا احتساب بھی کر سکتے ہیں اسکی حکم عدولی بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر اس پہ منکم کا اطلاق ہوتا ہے تو پھر اس کی تابعداری کرنا پڑے گی۔ قرآن کا یہ حکم ہے اس سے ہٹا اور بچا نہیں جا سکتا۔ جو چیز اس میں قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ قرآن شریف کے اندر باری تعالیٰ نے دو طرح کے احکامات پیش کئے ہیں ایک تو وہ جو حدود اللہ ہیں اس کے اوپر تو کوئی بحث مباحثہ ہو ہی نہیں سکتا دوسری جہاں آپکو زندگی کی گائیڈ لائنز دی گئی ہیں اسکے اوپر آپکے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں کہ آپ انہیں جس طرح چاہیں یعنی قرآنی سپرٹ کے مطابق ترمیم کر سکیں یا اس کی تعبیر کر سکیں۔ تو اس میں جو چیز قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ قرآن شریف نے مثال کے طور پر چھوٹی چھوٹی چیزوں کو لے لیجئے کہ وضو کا طریقہ بتایا ہے اور گنوا دیا ہے کہ ہاتھ دھوؤ گے تو کہنیوں تک ' پاؤں دھوؤ گے تو ٹخنوں تک ' ہلکے ہاتھ سے مسح کرو گے تو سر پر ' گھر میں جانے کے طریقے بتا دیئے ہیں کہ جاؤ گے تو تین دفعہ پکارو گے اگر کوئی نام پوچھے تو اپنا نام بتا دو۔ اگر اس کے بعد بھی کوئی جواب نہ ملے تو چلے جاؤ ' دل میں کوئی برا خیال مت لاؤ۔ ہماری زندگی کے بیشتر حصوں کو بیان فرمایا گیا ہے لیکن اولی الامر کے معاملے میں وہ صرف منکم کہہ کر خاموش ہو گئے ہیں اور ایک جگہ تو قرآن شریف میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ہم نے بہت سی چیزوں کی صراحت اس لئے نہیں کی ہے کہ اس سے تمہارے لئے دقتیں پیش نہ ہوں جب قرآن اس کی صراحت میں صرف "منکم" پر اکتفاء کرتا ہے تو کسی مجتہد یا عالم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ

اولی الامر کے اوپر خود اپنے اصول بیان کرے اور پھر یہ ہمیں بتائیں کہ اگر ایسا اولی الامر ہے تب تو آپ کو اس کی اطاعت قبول کرنی چاہئے لیکن اگر وہ ایسا اولی الامر نہیں ہے تو اسے لے جا کر کے کورٹ میں کھڑا کیا جاسکتا ہے میرے نزدیک یہ قطعی غیر شرعی ہے۔

اس کے علاوہ مسئلہ سود کا اور اکانومی کا اٹھتا ہے اور مجھے یہ یاد ہے کہ میں نے ایک موقع پر یہ بھی کہا تھا کہ اس کے اوپر باقاعدہ علماء کی ایک کانفرنس ہونی چاہئے تاکہ وہ یہ بتا سکے کہ یہ جو ہم اپنے ملک کی ڈویلپمنٹ کے لئے قرضے حاصل کرتے ہیں اور اس پر ہمیں سود ادا کرنا پڑتا ہے یہ ربوا کی حد میں آتا ہے یا نہیں آتا۔ اور میں نے اس میں یہ بھی کہا تھا کہ مجھے یہ معلوم ہے کہ میں ایک اسلامی ملک اردن میں ریسرچ کر چکا ہوں وہاں یہ بات زیر بحث آئی تھی اور یہ کہا گیا تھا کہ یہ ربوا کی حد میں نہیں آتا تو اسکے اوپر متفقہ طور پر علماء کے غور و فکر کرنے کے بعد اگر ضروری ہو تو اسلامک کونسل سے پوچھنا چاہئے کہ کیا صورت ہے؟ اسکے لئے کہ جہاں تک ربوا کا تعلق ہے وہ حرام ہے۔ لیکن اگر وہ ربوا کی اس شق میں نہیں آتی اور ترقی کے لئے ضروری ہے تو ان طریقوں کے اوپر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکے گا۔ ان طریقوں پر اعتراض کرنے کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم اپنے پورے اکانومک سسٹم کو تہہ و بالا کر دیں گے۔

ان چیزوں کے پیش نظر میں اس بل کے اندر amendments کرنے کے حق میں ہوں تاکہ یہ عام طور پر قابل قبول ہو اور اس میں اس قسم کی شقیں نہ ہوں کہ جس سے فساد کا کوئی احتمال پیدا ہو۔ شکریہ!

<u>جناب چیئرمین</u> : شکریہ ! آپ بولنا چاہتے ہیں ہاشم خان صاحب ؟ جی فرمائیں۔

<u>جناب محمد ہاشم خان</u> : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! جیسا کہ کافی عرصہ سے اس شریعت بل پر بحث ہو رہی ہے میں تو جناب والا! یہ کہوں گا کہ پاکستان جب بن رہا تھا تو ہم سب کے منہ پر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا نعرہ تھا اور ہم یہی کہہ رہے تھے کہ پاکستان کا مطلب لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے " کہ چالیس سال گزرنے کے بعد بھی پاکستان میں شریعت کا نفاذ نہ ہو سکا۔ آپ پاکستان میں دیکھیں کہ یہاں پر انگریزی دور کے قوانین ، مارشل لاء کے قوانین ، اور آجکل شریعت کے قوانین یہ تین قانون چل رہے ہیں۔

[Mr. Mohammad Hasham Khan]

جناب والا! جب کوئی آدمی جرم کرتا ہے اور قانون نافذ کرنے والے اس کو پکڑتے ہیں تو پہلے اس سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ کون سی دفعہ کے تحت آپ کے خلاف پرچی کاٹیں۔ یہ جو ابھی شریعت کی کچھ دفعات نافذ ہوئی ہیں ہمارے قانون نافذ کرنے والوں نے اس کو ذریعہ معاش یا پیداوار بنا رکھا ہے ظاہر بات ہے لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ لیکن ایسے بھیانک طریقے سے انہوں نے اسکو پیش کیا ہوتا ہے کو لوگ کہتے ہیں کہ بھی آپ ہمیں اس سے بچائیں کوئی دوسرا انگریز کا جو پرانا نظام ہے اس میں ہمیں پرچی دیں۔

جناب والا! اگر آپ دیکھیں آج جو ملک میں افراتفری اور ہنگامے ہیں اگر آپ کراچی کو لیں ایک بھائی دوسرے بھائی کو مار رہا ہے اسے قتل کر رہا ہے اس کی جائیداد لوٹ رہا ہے۔ وہ صرف اس لئے کہ یہاں پر ہمارا شریعت کا نظام نہیں ہے۔ شریعت سب مسلمانوں کو بھائی بھائی ہونے کا درس دیتی ہے اگر یہاں اسلامی قانون یا نظام ہوتا تو یہ حالات نہ ہوتے ہر ایک یہاں پر اتفاق سے رہتا اور متفقہ طور پر فیصلے ہوتے۔ جناب والا! اگر آپ ہمارے پڑوسی افغانستان کو دیکھیں۔ ایک سپر پاور نے سات سال سے اس پر فوج کشی کر رکھی ہے۔ لیکن وہاں کے لوگ اسلام کے جذبے سے' خالی ہاتھ جہاد کر رہے ہیں۔ جہازوں اور ٹینکوں کے مقابلے میں خالی ہاتھ جہاد کر رہے ہیں۔ یہ ان میں اسلام کا جذبہ ہے اور اگر ہمارے ہاں بھی یہی جذبہ ہوتا تو آج ہم اخباروں میں یہ نہ کہتے کہ انڈیا نے اتنے ڈویژن فوج جمع کر لی۔ ہمیں ڈر ہے یا ہمیں اس پر گھبراہٹ ہے یہ سبق ہمیں اسلام کے جذبے سے ملتا ہے۔ جناب والا! یہاں پر میرے خیال میں کوئی بھی اسلام کے نفاذ یا شریعت کے خلاف نہیں ہو گا۔ سب اس پر متفق ہیں لیکن میں نہیں جانتا کہ ہم اسے کیوں موخر کر رہے ہیں کیوں نہ ہم یہ نیک کام اپنے دور میں اور اپنے کاندھوں پر خود کریں۔ پتہ نہیں زندگی اتنی لمبی ہے بھی کہ نہیں یہ بھی معلوم نہیں آج ہمیں خدا نے یہ نیک موقع دیا ہے اگر ہم موقع کو کھو بیٹھے تو خدا کے سامنے کیا جواب دیں گے۔ میرے خیال میں یہاں پر سب متفقہ طور پر بیٹھے ہیں۔ میں ان سب بھائیوں کو یہی اپیل کروں گا کہ متفقہ طور پر شریعت کو نافذ کریں اور اس کو مؤخر نہ کریں۔ شکریہ!

جناب چیئرمین : شکریہ اور کوئی صاحب؟ اب چونکہ پہلی خواندگی اختتام پر آرہی ہے اگر محرکین اس بل پر جو بحث ہو چکی ہے اس کا جواب دینا چاہیں تو ان کا یہ حق بنتا ہے۔ اگر نہیں

توہم پھر نیکسٹ کوئسچن ہٹ کریں گے۔ جناب قاضی صاحب۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا ! مولانا صاحب اور قاضی صاحب یہ چاہ رہے ہیں کہ وقت کم ہے اور اگلی مرتبہ ان کو جوابی تقریر کرنے کا موقع دیا جائے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اگلی مرتبہ جن لوگوں نے ترامیم داخل کرنی ہیں وہ بھی کر دیں تاکہ وقت بچ جائے۔

جناب چیئرمین : پہلی خواندگی کے اختتام پر ترامیم تو آئیں گی۔ لیکن اگر یہی آپ کی منشاء ہے۔ اگر آپ تیار ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ آئندہ ہفتے کے لئے رکھ لیتے ہیں اور پھر کسی اور صاحب کو اجازت نہیں ہو گی سوائے بل کے ان دو محرکین کے کہ وہ اس موضوع پر بحث کریں۔

قاضی عبداللطیف : ٹھیک ہے مجھے اعتراض نہیں ہے۔ اگر اگلے ہفتے پر رکھ دیں۔

جناب چیئرمین : اچھا۔ ویسے تو اور بھی بزنس ہے۔ اگر قاضی صاحب آپ تیار ہیں تو بے شک تقریر کریں۔ اگر آپ بولنا چاہتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف : میرا خیال ہے اگلا ہفتہ ٹھیک رہے گا۔

Mr. Chairman : Then we take up the next item. Professor Khurshid Ahmad to move the Criminal Law (Amentment) Bill, as reported by the Standing Committee, be taken into consideration.

وہ تو ہے ہی نہیں

What should we do?

Mr. Wasim Sajjad : Sir, I think we should adjourn and take these all on next Sunday.

Mr. Chairman : The entire legislative business you mean. Well tomorrow at what time should we meet?

Mr. Wasim Sajjad: At ten O' clock in the morning.

Mr. Chairman : Well then the House is adjourned to meet tomorrow at 10 O'clock in the morning. Thank you.

[*The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Monday, February 2,* 1987].

PCPPI—2288(87)Senate—12-12-1989—300.